853

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 23- جون 2011

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

1- مسودہ قانون مالیات پنجاب 2011 (مسودہ نمبر 37 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2011، جیسا کہ پیش کیا گیا، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

2- منظور شدہ اخراجات برائے سال 12-2011 کے گوشوارے کا ایوان میں پیش کرنا

ایک وزیر منظور شدہ اخراجات برائے سال 12-2011 کا گوشوارہ ایوان میں پیش کریں گے۔

3- قومی مالیاتی کمیشن 2009 سے متعلق سفارشات اور وضاحتی یادداشت پر مبنی رپورٹ کا ایوان میں پیش کرنا

ایک وزیر قومی مالیاتی کمیشن 2009 سے متعلق سفارشات اور وضاحتی یادداشت پر مبنی رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے۔

مسودات قانون پر غور وخوض اور منظوری

1- مسودہ قانون لاہور رنگ روڈ اتھارٹی 2011 (مسودہ قانون نمبر 28 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لاہور رنگ روڈ اتھارٹی 2011، جیسا کہ مجلس قائمہ برائے مواصلات و تعمیرات نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لاہور رنگ روڈ اتھارٹی 2011 منظور کیا جائے۔

854

2۔ مسودہ قانون فوڈ اتھارٹی پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 29 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فوڈ اتھارٹی پنجاب 2011 پر غور و خوض اور منظوری کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95(3) اور دیگر متعلقہ دفعات کی مقتضیات کو ملحوظ خاطر نہ رکھا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فوڈ اتھارٹی پنجاب 2011، جیسا کہ مجلس قائمہ برائے خوراک نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون فوڈ اتھارٹی پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

855

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

جمعرات، 23۔ جون 2011

(یوم الخمیس، 20۔ رجب المرجب 1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 53 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ
فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا
قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾

سورة النِّسَاء آیت 65

تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے (65)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

معراج کی رتیاں دھوم یہ تھی اِک راج دلارا آوت ہے
لو لاک کا سہرا سر سوہت وہ احمد پیارا آوت ہے
یٰسین کی چمک ہے داتن میں طٰہٰ کا کرشمہ آنکھن میں
والفجر کا جلوہ گالن پہ وہ رب کا سنوارا آوت ہے
مازاغ کا کجلا نین بھرے وہ شمس کا بٹنا مکھ پہ ملے
ہے میم کا گھونگٹ سہرے تلے وہ عرش کا تارا آوت ہے
حوروں نے کہا جب بسم اللہ غلماں نے پکارا الا اللہ
خود رب نے کہا ماشاء اللہ محبوب ہمارا آوت ہے
جبریل امین یہ کہتے چلے اے عرشیو تم رے بھاگ جگے
تعظیم کو سب ہو جاؤ کھڑے سردار ہمارا آوت ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان اور پریس گیلری میں بیٹھے معزز صحافیوں کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ کل جو معاملہ صحافیوں کے حوالے سے اٹھایا گیا تھا جس پر احتجاج کرتے ہوئے صحافی بھائیوں نے پریس گیلری سے واک آؤٹ کیا تھا۔ میں ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ میں کل واک آؤٹ کے دوران ان کے پاس حاضر ہوا اور میں نے ان سے درخواست کی کہ آپ کسی بھی official کے خلاف بغیر انکوائری کارروائی propose نہ کریں کیونکہ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ Rule of law کے لئے آپ کی commitment جو ہم سے بھی زیادہ ہے اس پر حرف آتا ہے۔ اس پر انہوں نے مہربانی کی اور کل واک آؤٹ ختم کر دیا۔ اس کے بعد آئی جی پولیس، سی سی پی او لاہور اور صحافی برادری کے پانچ نمائندوں نے بیٹھ کر سارے معاملے کو دیکھا پھر ایس ایس پی آپریشن لاہور کو اس معاملے کی انکوائری دی گئی جس کے result کا میں متعلقہ حصہ پڑھ دیتا ہوں:

> Keeping in view the findings of the S.S.P Operations Lahore, S.H.O P/S Harbanspura, Inspector Muhammad Akmal No-L484 has been placed under suspension and is being issued with a Show Cause Notice. Further-more, S.I Muhammad Idrees No-L1 is being posted as S.H.O P/S Harbanspura to extend all legal assistance to the Journalists Community. The D.S.P is being issued a warning so as to make his weight felt by his subordinates in the performance of their lawful duties. He is also being directed to have a close liaison with the Journalists Community and he was made focal person with them.

جناب سپیکر! اس کے علاوہ دو درخواستیں جو کل sort out ہوئی تھیں کہ وہ pending ہیں اور ان پر جو action required ہے وہ under section 154 of the Cr.P.C نہیں کیا گیا تو اس کے متعلق بھی یہ direction دی گئی ہے کہ محمد عقیل مینجر لاہور پریس کلب ہاؤسنگ سکیم ہربنس پورہ اور جناب اختر حیات، آج نیوز چینل کی طرف سے دی گئی درخواستوں پر کیس رجسٹرڈ کیا جائے۔ میں آپ کی

وساطت سے معزز صحافی برادری کو اس معزز ایوان کی طرف سے اور قائد ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف صاحب کی طرف سے مکمل یقین دہانی کراتا ہوں کہ ان کے مفادات، جان و مال اور اس آزادی کا تحفظ کیا جائے گا تاکہ وہ اپنی professional ذمہ داریاں بااحسن طریقے سے نبھا سکیں۔ یہ پنجاب حکومت کی ترجیح ہے اور ہم ہر صورت میں اس کو یقینی بنائیں گے کہ وہ آزاد ماحول میں اپنا کام جاری رکھ سکیں۔

جناب سپیکر: شکریہ

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں اس کمیٹی کا ممبر تھا جس کے تحت یہ بات ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے سامنے ساری رپورٹ پڑھی گئی ہے میڈیا اور سارے ایوان نے سن لیا ہے۔ اب آپ کیا کہتے ہیں؟

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! صحافیوں کا 50 فیصد مسئلہ حل ہو گیا ہے لیکن 50 فیصد مسئلہ صحافی بھائیوں کا ابھی pending ہے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایس ایچ او اور ڈی ایس پی کے خلاف action لیا، investigation کی اور اس پر findings بھی سامنے آ گئیں لیکن problem یہ ہے کہ صحافی کالونی کے لئے جو زمین acquire کی گئی ہے اس کے خسرہ نمبران کا ایک حصہ مصطفیٰ ٹاؤن اور ایک دیگر ٹاؤن کے نام سے عمران گورایہ نامی جو مسلم لیگ (ن) کا ممبر ہے جس نے وہاں پلاٹ بنا کر عوام الناس کو بیچے ہیں اور عوام الناس سے اس نے پیسے لئے ہوئے ہیں۔ اس نے جو پیسے لئے ہوئے ہیں جب تک وہ پیسے عوام کو واپس نہیں کئے جاتے اور جب تک وہ زمین دوبارہ acquire کر کے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ہو گئی ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ بات تو کرنے دیں۔ یہ سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے۔ صحافی کالونی کی متنازعہ جگہ مصطفیٰ ٹاؤن اور ایک دوسرے ٹاؤن کے نام سے فروخت کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات سن گئی ہے۔اب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کل یہ issue جس کے متعلق میں نے عرض کیا ہے جب یہ take up ہوا تو اس کے ساتھ ہی وہ issues جن کے متعلق نولاٹیا صاحب نے اشارہ کیا ہے یہ صحافی برادری کی leadership وہاں بیٹھی تھی انہوں نے بھی یہ چیزیں discuss کی تھیں، اسی وقت کمشنر لاہور اور ڈی سی او لاہور کو بلایا گیا اور باقاعدہ ایک کمیٹی بنادی گئی ہے جو ان تمام issues کو within a week انشاء اللہ تعالیٰ resolve کرے گی۔

جناب سپیکر: تمام معاملات ٹھیک ہو جائیں گے۔اب آپ تشریف رکھیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر: اب ضرورت نہیں ہے۔اگر معاملات ٹھیک نہ ہوئے تو ہم notice لیں گے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! سپریم کورٹ کے فیصلے پر عملدرآمد نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد نوید انجم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نوید انجم صاحب!

جناب محمد نوید انجم: شکریہ۔ جناب سپیکر! ہم نے قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں پاکستان حاصل کیا تھا جو دو قومی نظریے پر حاصل کیا گیا کہ ہندو الگ اور مسلمان الگ قوم ہیں اور یہی پاکستان کو حاصل کرنے کی بنیاد تھی۔ قائداعظم محمد علی جناح کی سربراہی میں لاالہ الااللہ کا نعرہ لگا کر یہ پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔اِس وقت پوری دنیا میں 52 مسلمان ملک ہیں جس میں پاکستان واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ میں معلم ہوں اور بطور معلم میرا یہ فرض ہے کہ میں چیزوں کو explain کروں۔ ربّ ذوالجلال کو مولا کہتے ہیں اور اسے ماننے والے کو مولوی کہتے ہیں۔ ہمیں فخر ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور ہمارا قائد مولوی ہے جو اپنے رب کو ماننے والا ہے اور انشاء اللہ ہم اُس کی قیادت پر پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ اُس کی قیادت میں یہ ملک انشاء اللہ ایک اسلامی سٹیٹ بنے گا اور ترقی کرے گا۔ ہمیں فخر ہے کہ ہمارا قائد مولوی ہے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔اب تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! کل وزیر اعلیٰ صاحب اپنی بات کر کے ایوان سے تشریف لے گئے تھے۔آج دوبارہ تشریف لانے پر میں انہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں دو چیزوں پر اُن سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کل ایک point اٹھایا تھا کہ پچھلی حکومت نے کلبوں اور سکولوں کو پیسے دیئے، میں بالکل یہ سمجھتا ہوں کہ اُس حکومت نے غلط کیا جو نہیں کرنا چاہئے تھا اور وہ رقم پنجاب کے سرکاری سکول جہاں پر غریب بچے پڑھتے ہیں وہاں پر خرچ ہونی چاہئے تھی لیکن اگر انہوں نے غلط کیا ہے تو پھر ہمارے محترم وزیر اعلیٰ صاحب کو یہ کوئی اختیار نہیں تھا کہ وہ بھی اُن کی غلطی کو دہرائیں اور جنرل جیلانی کے سکول کو اٹھا کر پانچ کروڑ روپیہ دے دیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! انہوں نے ساری بات explain کر دی ہے اس لئے اب کوئی ضرورت نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ میری عرض سن لیں۔ ہمارے محترم وزیر اعلیٰ پنجاب کے 60 ہزار سکولوں میں پڑھنے والے غریب بچوں کے باپ ہیں۔ بطور وزیر اعلیٰ اس صوبہ کے سربراہ ہونے کے ناتے پنجاب کے سرکاری سکولوں میں جتنے بچے پڑھتے ہیں، ہمارے محترم وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف صاحب اُن بچوں کے باپ کی حیثیت رکھتے ہیں تو کیا باپ کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے ایک بچے کو ایچی سن کالج میں پڑھائے اور دوسرے کو ٹاٹ والے سکول میں پڑھائے؟ میں ایک دفعہ پھر کہوں گا کہ آپ اپنی ضد چھوڑ کر اس پر نظر ثانی کریں کیونکہ پورے پنجاب کے بچے آپ کے بچے ہیں لہذا تمام بچوں کو ایک جیسی تعلیم دیں۔ شکریہ

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔ شاہ صاحب! آپ کی تحریک استحقاق ہے اسے پڑھیں۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں۔ شاہ صاحب! آپ پڑھیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں کیونکہ کسی کی بہتری کی بات ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اِس وقت کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔ پلیز تشریف رکھیں۔ شاہ صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔ محترمہ! جب آپ کی باری آئے گی تب بول لیجئے گا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں غریبوں کی بات کرنا چاہتی ہوں۔ پورے پنجاب میں Women Crisis Centres بند کئے جا رہے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ اُن کو کھولا جائے۔

جناب سپیکر: جی، تمام کھلوا دیں گے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ پنجاب کے پچیس Women Crisis Centres کو بند نہ کریں اور خدارا انہیں فنڈز دیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ! آپ کی بات سنی گئی ہے، اب آپ تشریف رکھیں۔ شاہ صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

ایس ایچ او تھانہ منڈی فیض آباد کا معزز ممبر کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ

سید ابرار حسین شاہ: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ 19۔ جون 2011 کو 2 بجے دوپہر منڈی فیض آباد عوامی مسائل کے حل میں مصروف تھا کہ علاقے کے چند معززین تشریف لائے اور مجھے بتایا کہ علاقے کا ایس ایچ او جانبداری پر اتر آیا ہے اور اس نے ایک پرامن شہری محمد عاشق ولد محمد بوٹا رہائشی موضع بھچوکی تحصیل و ضلع ننکانہ کو بلاجواز گرفتار کر لیا ہے اور اسے بتایا گیا ہے کہ اس نے اشتہاری کو پناہ دی ہے اور اسے گرفتار کر کے تھانہ لے گئے ہیں۔ میں نے ہر طرح تسلی کرنے کے بعد ریاض الدین، انسپکٹر/ایس ایچ او تھانہ منڈی فیض آباد ضلع ننکانہ صاحب سے بات کی اور یقین دلایا کہ کوئی اشتہاری ان کے پاس نہ رہتا ہے۔ جس پر ایس ایچ او مذکور نے مذکور محمد عاشق کو رہا کر دیا لیکن مورخہ 19 اور 20۔ جون 2011 کی درمیانی رات کو نامعلوم

نادیدہ طاقتوں کے کہنے پر دوبارہ اس شخص کے گھر سیڑھی لگا کر ریڈ کیا، عورتوں اور بچوں کی موجودگی میں اسے مارا پیٹا اور کہا کہ تم ہمیں رشوت دیئے بغیر آ گئے ہو، ہم تمہارے خلاف مقدمہ درج کریں گے اور ہم کسی ایم پی اے کو نہیں جانتے ہم اپنی مرضی کریں گے۔ اس کے بعد اسے گرفتار کر لیا۔ میں نے ایس ایچ او منڈی فیض آباد سے صورتحال معلوم کی تو وہ بدتمیزی پر اتر آیا اور کہنے لگا کہ تم کون ہوتے ہو ہمیں کسی کو گناہ گار یا بے گناہ بتانے والے، اس بات کا فیصلہ ہم کریں گے ؟ اس نے یہ بھی کہا کہ ہم نے آپ جیسے بڑے ایم پی اے دیکھے ہوئے ہیں اور میں آپ کو کچھ نہیں جانتا۔ اس کے بعد اس نے بات کرنے سے انکار کر دیا۔ موصوف ایس ایچ او کے اس روّیہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! اس کا جواب آ گیا ہے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مجھے اس کا notice ابھی موصول ہوا ہے لہذا جواب کے لئے آپ اس تحریک استحقاق کو next week تک pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق next week کے لئے pending کی جاتی ہے۔

سید ابرار حسین شاہ: جناب سپیکر! اس حوالے سے میری request یہ ہے کہ بحیثیت اس ایوان کے نمائندہ اُس ملازم نے پورے ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ وہ ایک اہم محکمے کا ایک ذمہ دار گزیٹڈ آفیسر ہے لیکن اگر اُس کے روّیے سے یہ ظاہر ہو کہ ممبر پارلیمنٹ جسے عوام نے منتخب کیا ہے اُس کی کیا حیثیت ہے تو یہ اُس کا غیر قانونی فعل اور بہت بدتمیزی ہے لہذا میری یہ request ہے کہ میری تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ اس کا صحیح فیصلہ ہو سکے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ خود legislator ہیں and none should be condemned unheard. لہذا پہلے اُن کی بات کا پتا چل جائے اُس کے بعد آپ جس طرح کہیں گے اسی طرح ہی ہو گا۔

سید ابرار حسین شاہ: جناب سپیکر! میری عرض تو سن لیں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جوزیرغورلایاگیا)

جناب سپیکر: شاہ صاحب!Don't worry!اب ہم سرکاری بزنس شروع کرتے ہیں۔

Now, we take up the Punjab Finance Bill 2011 (Bill No.37 of 2011). First reading starts. Minister for Finance may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ2011

MINISTER FOR FINANCE (Mr Kamran Michael): Sir, I move:

"That the Punjab Finance Bill 2011, as introduced, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Finance Bill 2011, as introduced, be taken into consideration at once."

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں اسےopposeکرتی ہوں۔

چودھری ظہیرالدین خان: جناب سپیکر! اِدھر سےopposeکیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کیسےopposeکرتے ہیں,under which provision of the law
just tell me?ذرا آرٹیکل115پڑھئے گا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میرے پاسopposeکرنے کے لئےsolid reasonہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ اسےopposeنہیں کر سکتیں۔ پہلے آپ آرٹیکل115پڑھیں پھر بعد میں اُس پر بات کر لیجئے گا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میری بات تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: میں کہہ رہا ہوں کہ آپ اسےopposeنہیں کر سکتیں کیونکہ یہ فنانس بل ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! اگر oppose نہیں کر سکتے تو پھر پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! پوچھا کیوں گیا ہے؟

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Finance Bill 2011, as introduced, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

(نعرہ ہائے تحسین)

CLAUSE-2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Finance Minister.

MINISTER FOR FINANCE (Mr. Kamran Michael): Sir, I move:

"That in Clause 3 of the Bill, as introduced in sub Clause (b) the first line be substituted as under:

(b) in the Schedule-IV for the rider Clause and sub Clauses (a) and (b) the following shall be substituted."

MR SPEAKER: The amendment moved is:

"That in Clause 3 of the Bill, as introduced, in sub Clause (b) the first line be substituted as under:

(b) in the Schedule–IV for the rider Clause and sub Clauses (a) and (b) the following shall be substituted."

The amendment moved and the question is:

"That in Clause 3 of the Bill, as introduced, in sub Clause (b) the first line be substituted as under:

(b) in the Schedule–IV for the rider Clause and sub Clauses (a) and (b) the following shall be substituted."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Finance may move it.

MINISTER FOR FINANCE (Mr. Kamran Michael): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Finance Bill 2011, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Finance Bill 2011, as amended, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Finance Bill 2011, as amended be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! بجٹ پاس ہو گیا ہے تو فارورڈ گروپ کے ممبران نے "ہاں" میں ووٹ دیا ہے کہ "ناں" میں کیونکہ یہ لوگ حکومت کے کسی بھی بل کو پاس کرانے کے لئے اپنا ووٹ نہیں دے سکتے اس لئے وضاحت کی جائے کہ انہوں نے اپنا ووٹ کاسٹ کیا ہے کہ نہیں؟

(اس مرحلہ پر حزب اقتدار کے معزز ممبران کی طرف سے "NO, No" کی آوازیں)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں کیونکہ وہ معاملہ ابھی pending اور عدالت میں ہے اس لئے اس پر آپ کچھ نہیں کہہ سکتیں۔

(اس مرحلہ پر مسلم لیگ (ق) کی معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں سے کھڑی ہو گئیں)

(شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ Order in the House

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معاملہ یہ ہے کہ اگر انہوں نے اس اعتراض کو اٹھانا تھا تو انہیں یہ بات clear ہونی چاہئے کہ Finance Bill نے Members present and Voting سے پاس ہونا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب Chair نے question put کیا تھا تو اس وقت انہیں اعتراض کرنا چاہئے تھا اور جب Chair نے اپنا فیصلہ announce کر دیا ہے تو اس کے بعد ان کا اعتراض نہیں بن سکتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری ظہیر الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں لاء منسٹر صاحب کی بات کا جواب دینے سے پہلے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب کوئی بھی اپوزیشن ممبر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کے لئے آتا ہے تو فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ اسے ٹائم دینا ہے کہ نہیں۔ یہاں پر یونیفکیشن بلاک کے لوگ no, no کرنا شروع ہو گئے۔ اس ایوان کو آپ نے govern کرنا ہے یا انہوں نے کرنا ہے؟ یہ ہمارے لئے بڑی عجیب سی بات ہے اور سارا یونیفکیشن بلاک ہی no, no کہتا ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر اس وقت ہوتا ہے جب ایوان out of order ہو رہا ہو اور یہ ہر ممبر کا حق ہے لیکن آج یہ عجیب صورتحال دیکھنے میں آ رہی ہے۔ میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ جیسے ہی پوائنٹ آف آرڈر آتا ہے تو یونیفکیشن بلاک صرف no, no کرنے کے لئے وہاں پر بیٹھا ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، avoid کیا جائے ایسے نہ کیا جائے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ بات بھی کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ اسی وقت oppose کرنا چاہئے تھا۔ ہمارے معزز ممبر نے تو پہلے سے ہی oppose کرنا شروع کیا ہے لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے جو بات کی ہے وہ آئین کے بارے میں کی ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں بڑے ادب سے بات کر رہا ہوں میری بات سنی جائے۔ جو آپ کا حکم ہو گا وہی ہو گا، جس طرح سے ہماری تمام کی تمام باتیں اور تمام کے تمام points

bulldoze ہوئے ہیں اگر ایک یہ بھی ہو جائے گا تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا کیونکہ یہ منتخب ایوان کے اندر bulldoze ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ہمیں یہ نشستیں allocate کی ہیں۔ ہماری پارٹی کی ٹکٹ پر elect ہوئے لوگوں نے اِن allocated نشستوں پر بیٹھنا ہے جبکہ انہوں نے دوسری نشستوں پر بیٹھ کر Ayes کہا ہے۔ ہم حلفاً یہ بات کریں گے اور میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ان سب نے dismember ہونے والا act کیا ہے اور انہیں dismember کیا جائے گا۔ میں on the floor of the House یہ کہہ رہا ہوں کہ میں ان کے خلاف ریفرنس لے کر آؤں گا اور ہم یہ رسم ختم کریں گے۔ ایک چلن کے ذریعے اپنی وفاداری کو بیچا جا رہا ہے اور اس رسم کو ختم کرنے کے لئے ہم اپنا پورا role ادا کریں گے۔ مجھے امید ہے کہ اس میں جمہوریت سے محبت کرنے والے لوگ ہنس تو دیں گے لیکن اس کی مخالفت نہیں کریں گے۔ بہت بہت شکریہ

میاں عطاء محمد خان مانیکا: پوائنٹ آف آرڈر۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "لوٹے، لوٹے" کی شدید نعرہ بازی)

MR SPEAKER: Order in the House.

چودھری صاحب! دیکھیں، تشریف رکھیں۔ ان کی بات سننے دیں وہ اس ایوان کے معزز ممبر ہیں۔

میاں عطاء محمد خان مانیکا: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: مانیکا صاحب! لیڈر آف دی اپوزیشن کھڑے ہیں پہلے ان کی بات سن لیں پھر میں آپ کو floor دیتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "لوٹے، لوٹے" کی نعرہ بازی)

چودھری صاحب! جہاں تک ان کے بارے میں بات ہے جو آپ کہہ رہے تھے تو میں نے آپ کو اپنا فیصلہ پہنچا دیا ہے، وہ فیصلہ آپ نے پڑھ بھی لیا ہے اور اس فیصلے کے خلاف میرا خیال ہے کہ آپ الیکشن کمیشن میں بھی جا چکے ہیں۔ ابھی ہمیں اُن کی طرف سے ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ تاوقتیکہ وہ کوئی فیصلہ دے اُس وقت تک معزز ممبران کے بارے اس قسم کی آوازیں نہ کسی جائیں، میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "لوٹے، لوٹے" کی شدید نعرہ بازی)

چوہدری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! جو آپ کا حکم ہے میں اس کو بجا سمجھتا ہوں اس لئے کہ جو معاملہ Subjudice ہو اس کو discuss نہیں کرنا چاہئے۔ وہ ہمارے 9 ممبران کے خلاف ہے لیکن میں یہ بات نہیں کرنا چاہتا۔ ایک شخص نے کسی کو تھپڑ مارا تو وہ مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا تو مجسٹریٹ نے تھپڑ مارنے والے کو 300 روپے جرمانہ کیا۔ اس شخص نے جرمانے کے 300 روپے دیئے اور مزید 300 روپے رکھے اور اس کو ایک اور تھپڑ مار دیا کہ 300 روپے تھپڑ مارنے کا ہے۔ جتنی دفعہ violation ہوگی اتنی دفعہ ہی ہمارا right بنتا ہے کہ ہم point out کریں اور ہم اسی عدالت میں دوبارہ جائیں۔ ہم عدالت میں جائیں گے، ہمیں انصاف کی توقع یہاں سے بھی ہے کہ یہاں سے بھی انصاف کبھی نہ کبھی ملے گا اور کبھی نہ کبھی اشارہ ہوگا۔ جب بھی violation ہوگی ہم اسی وقت بات کریں گے۔ ہم کسی کو نشانہ نہیں بناتے ہم نہایت decent طریقے سے یہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے جو role ادا کرنا تھا وہ ہم نے کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! جس طرح آپ جانتے ہیں کہ الیکشن کے بعد پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پاس 172 ووٹ تھے اور پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ اتحاد کرکے ہمارے ووٹوں سے میاں شہباز شریف صاحب وزیر اعلیٰ بنے اور اب بھی ہیں۔ ہم انہیں دوبارہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اگر اس وقت ہم ان کو ووٹ نہ دیتے تو یہ اس ایوان سے منتخب نہیں ہو سکتے تھے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): اس کے باوجود، چونکہ ان کے پاس اکثریت تھی اور اُس وقت کی جو پالیسی تھی اس کے تحت ہم نے یہاں اتحاد کیا اور یہاں alliance government بنی۔ اب اس بجٹ کے موقع پر ہم نے اپنے قائد جناب آصف علی زرداری صاحب کی ہدایت پر میاں شہباز شریف صاحب کو لکھ کر دیا کہ ہم اس فنانس بل پر آپ کو support کریں گے اور آج آپ نے دیکھا کہ ہم نے اپنی قیادت کے حکم پر، اگرچہ ہمیں بہت سارے اعتراضات تھے لیکن اس کے باوجود ہم نے آج فنانس بل کو support کیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اس وقت مسلم لیگ (ن) کے پاس، اگر پورے ایوان کے حساب سے دیکھا جائے تو ان کے پاس اکثریت نہیں ہے۔

معزز ممبران: ہے،ہے۔۔۔

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): دیکھیں، میری بات سنیں۔ اگر آپ اس طرح کریں گے تو پھر چیف منسٹر نے بھی بات کرنی ہے۔ آپ چمچہ گیری کی کوشش نہ کریں، یہ سب کچھ ہم نے دیکھا ہوا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

چودھری ظہیر صاحب میرے بھائی ہیں، قابل احترام ہیں۔ یہ جب اُس وقت وہاں ہوتے تھے تو میں اور رانا ثناء اللہ صاحب یہاں ہوتے تھے۔ جو بات آج چودھری صاحب کر رہے ہیں اُس وقت ہم بھی یہ بات کرتے تھے لیکن ان کو سمجھ نہیں آتی تھی اور آج آپ کو بھی سمجھ نہیں آنی ہے۔ آپ چمچہ گیری کی کوشش نہ کریں مجھے پتا ہے کہ چیف منسٹر صاحب موجود ہیں۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں۔

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں relevant بات کر رہا ہوں۔ جو کرسیاں وہاں ہیں اُن پر بات آسانی سے سمجھ نہیں آتی۔ آج میں اس پورے ایوان کے سامنے چیف منسٹر صاحب کو آپ کی وساطت سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ آج پاکستان پیپلز پارٹی اپوزیشن میں بیٹھی ہے لیکن جب بھی ان کو ووٹ کی ضرورت پڑے گی ہم غیر مشروط طور پر ان کو ووٹ دینے کے لئے تیار ہیں لیکن یہ لوٹوں کو گلے سے نہ لگائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

یہ اخلاقی طور پر، اصولی طور پر آئینی طور پر غلط ہے۔ میاں صاحب! معذرت کے ساتھ، آپ جتنے اصولوں کی بات کرتے ہیں، یہاں آپ ہمیں اتنا درس دیتے ہیں لیکن آپ کو اس طرح کے غیر آئینی اقدام سے گریز کرنا چاہئے۔ میری ان سے یہ گزارش ہے، حکومت کے دو سال رہ گئے ہیں اگر یہ ایسا کر لیں گے تو اِن کا قد بڑھے گا۔ جیسا کہ چودھری ظہیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم عدالت میں جائیں گے۔ چودھری صاحب! اُس وقت ہم بھی عدالت میں گئے تھے کچھ نہیں ہوا تھا، آپ بھی جائیں گے تو کچھ نہیں ہو گا۔ (قہقہے)

اگر میاں شہباز شریف صاحب جو آج اپنے اصولوں کی سیاست کا اکثر ذکر کرتے ہیں، مجھے خوشی ہے کہ یہ پاکستان کی عدالتوں پر ہنس رہے ہیں۔ اچھی بات ہے ہنسنا چاہئے۔ آپ کو ان پر اعتماد نہیں ہو گا ہم نے تو جو کچھ دیکھا ہے وہ آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ اگر میاں شہباز شریف صاحب آج یہ اعلان کریں کہ یہ غیر آئینی اقدام ہے اور ہم لوٹوں کو اپنے سے علیحدہ کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا سیاسی قد بڑھے گا۔ ان کی جو اصولوں کی سیاست ہے، جو یہ کہتے ہیں کہ میں بے ایمانی نہیں ہونے دوں گا اور میں اصولوں

کی سیاست کروں گا۔اگر اصولوں کی سیاست کرتے ہیں تو آج یہ سائیکل پر جیتے ہوئے لوگوں کو اپنے ساتھ کیوں بٹھائے ہوئے ہیں؟(نعرہ ہائے تحسین)

میں فنانس بل پاس ہونے پر حکومت اور آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ایک دفعہ پھر میں آپ کو اور حکومت کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی اپنے قائد آصف علی زرداری کے حکم پر اپوزیشن میں بیٹھ کر جس وقت آپ کو ووٹ کی ضرورت پڑے گی ہم ووٹ دیں گے۔اگر ہم نے کوئی شرارت کرنی ہو تو ہم آج گورنر کو کہہ سکتے ہیں کہ ان سے اعتماد کا ووٹ لینے کو کہیں تو پھر آپ کو لوٹوں کے ووٹ ڈلوانے پڑیں گے اور اگلے دن ہم ان کو نااہل قرار دلوا دیں گے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ جمہوریت کی گاڑی چلے، ہم چاہتے ہیں کہ جمہوریت مضبوط ہو اس لئے ہم جناب آصف علی زرداری کے حکم پر انہیں اپنے مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔جی، عطا محمد خان مانیکا صاحب!

میاں عطاء محمد خان مانیکا: جناب سپیکر! شکریہ

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران کی جانب سے لوٹا لوٹا کی مسلسل نعرہ بازی)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ انہیں منع کریں ورنہ مجھے action لینا پڑے گا۔جی، مانیکا صاحب!

میاں عطاء محمد خان مانیکا: جناب سپیکر! شکریہ۔بہت ہو چکا اور اب اگر آپ انہیں نہیں روکیں گے تو میں ایک ایک۔۔۔

جناب سپیکر: .Order please order وہ ایوان کے معزز ممبر ہیں، آپ کیا کرتے ہیں؟

میاں عطاء محمد خان مانیکا: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میں لابی میں بیٹھا تھا اور میرے بھائی چودھری ظہیر الدین صاحب تقریر فرما رہے تھے۔میں اندر آ گیا اور میں جس طرح۔۔۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران کی جانب سے لوٹا لوٹا کی مسلسل نعرہ بازی)

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں آپ کی بات سن رہا ہوں اور مجھے آپ کی آواز آ رہی ہے۔

جناب عطاء محمد خان مانیکا: جناب سپیکر! آپ تو سن لیں گے لیکن میں نے اس ایوان کو سنانا ہے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران کی جانب سے لوٹا لوٹا کی مسلسل نعرہ بازی)

MR SPEAKER: Order please, order.

ان کی بات سنی جائے اس کے بعد آپ اپنے comments کریں۔جی، آپ کی مہربانی ہو گی۔

میاں عطاء محمد خان مانیکا: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میں نے اپنے بھائی چودھری ظہیر الدین کی بات سنی ہے کہ جس طرح ان کے لیڈر کی بات پوری قوم اور دنیا کو سمجھ نہیں آتی مجھے بھی ان کی بات سمجھ نہیں آئی لیکن گزارش یہ ہے کہ یہ بھول چکے ہیں کہ پاکستان مسلم لیگ(ق) نے اکثریت سے اس ایوان میں فیصلہ کیا ہے کہ ہماری پارلیمانی پارٹی کیا ہو گی اور ہمارا پارلیمانی لیڈر کون ہو گا؟ ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے ہمارے فیصلہ کو تسلیم کیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ایوان میں جو معاملہ زیر بحث ہے اس کے متعلق قائد حزب اختلاف نے بات کی ہے اور میرے بھائی چودھری ظہیر الدین صاحب نے بھی بات کی ہے۔ میں محترم قائد حزب اختلاف کی خدمت میں جواباً صرف یہ عرض کروں گا کہ اگر آپ پاکستان مسلم لیگ(ن) کو یہ بات کہتے ہیں کہ آپ کے پاس اکثریت نہیں ہے اور ہم نے آپ کو support کیا تو وہ ذرا یہ بات بھی پیش نظر رکھیں کہ قومی اسمبلی میں آپ کے پاس بھی 172 کے مقابلے میں 128 ووٹ ہیں۔ جہاں تک آپ ہمیں غیر مشروط حمایت کا یقین دلاتے ہیں اور صبح دوپہر شام اس بات کی گردان کرتے ہیں کہ ہم غیر مشروط حمایت کریں گے۔ ذرا اس وقت کو بھی یاد کر لیں گے کہ جب آپ کے coalition partner مولانا صاحب اور ایم کیو ایم آپ کو blackmail کر رہے تھے اور آپ کی حکومت مرکز میں پورے اٹھارہ دن اکثریت سے محروم تھی اس وقت جمہوریت اور جمہوری اصولوں کو کس آدمی نے کندھا دیا؟ اس کا نام میاں محمد نواز شریف ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر حزب اقتدار کے معزز ممبران کی جانب سے نواز شریف زندہ باد کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! میرے محترم بھائی قائد حزب اختلاف کو وہ دن اور وہ پریس کانفرنس نہیں بھولنی چاہئے کہ جس دن گورنر راج لگا کر اپنی حکومت بنا کر میرے بھائی راجہ ریاض صاحب پریس کانفرنس کر رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ ہمارے پاس 200 ممبران آ گئے ہیں۔ وہ 200 ممبران کہاں سے آئے تھے؟ اور حافظ آباد کی لیلیٰ مقدس کو جو آپ نے ساتھ بٹھا کر ارشاد فرمایا تھا تو میں اس پر نہیں جاتا لیکن میں ایک آخری بات اپنے چودھری ظہیر الدین صاحب اور قائد حزب اختلاف کی خدمت میں عرض کر دوں کہ دیکھیں کہ یہ ہماری جدوجہد کی commitment ہے ہم نے تمام تر مصائب برداشت کئے اور ہم نے جمہوریت کی خاطر Torture Cells میں آواز حق بلند کی ہے۔ ہماری یہ commitment

ہے کہ 12۔اکتوبر 1999 کو اس ملک پر مارشل لاء مسلط کر کے ہماری جماعت توڑ کر ایک لوٹا لیگ بنائی گئی تھی۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر حزب اقتدار کے معزز ممبران کی جانب سے "لوٹا لیگ ٹھاہ" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! اس لوٹا لیگ کے وجود کو ختم کرنا ہے اور اس لوٹا لیگ کو ختم کرنا عین جمہوریت ہے۔یہ جمہوریت کی جدوجہد ہے اور میں on the floor of the House. یہ بات کہتا ہوں کہ۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order please order.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ میری طرف متوجہ ہوں ان کو چھوڑیں۔یہ معزز ایوان اور یہ پریس گیلری والے سن لیں کہ اس لوٹا لیگ کا ہم نے نشان مٹانا ہے۔اس لوٹا لیگ میں صرف دو چودھری اور تین خواتین رہ جائیں گی ،باقی سب آ جائیں گے اور چودھری ظہیر الدین صاحب بھی ہمارے پاس آ جائیں گے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔جناب لاء منسٹر صاحب نے جو یہاں پر باتیں کیں ہیں جس تحمل سے ہم نے ان کی باتیں سنی ہیں اور اس بجٹ کے دوران جب چیف منسٹر صاحب ایوان میں تشریف لائے اور پذیرائی ملی ہے۔(شور و غل)

جناب سپیکر: ان کی بات سُنیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "لوٹا، لوٹا" کی شدید نعرہ بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please.

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب کا یہ فرض بنتا ہے کہ جس طریقے سے، جس cooperation سے اُن کو اور وزیر اعلیٰ کو سنا گیا ہماری بات بھی سُنی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "لوٹا، لوٹا" کی نعرہ بازی)

MR SPEAKER: Order please, order in the House.

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں صرف ایک دو منٹ میں اپنی معروضات پیش کروں گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"مشرف لوٹا، مشرف لوٹا" کی آوازیں)

MR SPEAKER: Order please, order in the House.

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میری اپنی بہنوں اور ساتھیوں سے گزارش ہے کہ وہ تحمل سے میری بات سُن لیں۔ لاء منسٹر صاحب نے اپنے تمام ارشادات میں ایک بات کہی ہے کہ ہم نے جیل کے cells میں بھی حق کی آواز بلند کی۔ یہ جو جمہوریت ہے یہ ارتقائی منازل سے گزر رہی ہے اور ان ارتقائی منازل میں جمہوریت کو اس ملک کے اندر پنپنے کا بہت کم موقع ملا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس میں ہر ایک کا role ہے۔۔۔

محترمہ انجم صفدر: لوٹا، لوٹا۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: لوٹا، لوٹا۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! اگر لاء منسٹر صاحب ان کو منع فرما دیں تو میں اپنی چند معروضات پیش کر لوں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ادھر سے بھی جو پیپلز پارٹی ہمارے ساتھ بیٹھی ہوئی ہے انہوں نے کوڑے کھائے، ان کے لیڈران نے شہادت قبول کی اور ایک نے پھانسی کے پھندے کو چوم کر اپنے گلے سے لگا لیا۔ آپ کی طرف سے بھی قربانیاں پیش کی گئیں لیکن میں مسلم لیگ (ن) کے لوگوں کو ایک بات بتاتا چلوں کہ چودھری ظہور الٰہی کے خون کے قطروں اور اس کے چھینٹوں کی وجہ سے کئی قیادتیں معرض وجود میں آئی ہیں۔ چودھری ظہور الٰہی کی خاندان کے اور چودھری ظہور الٰہی کی اپنی جو قربانیاں ہیں، بنیادی طور پر اُن کے خون سے جمہوریت کا پودا پروان چڑھا اور جمہوریت کا پودا جو پروان چڑھ رہا ہے اس کا پھل کھانے والی قیادتیں بہت سی ہیں۔ میں یہاں پر اپنی طرف سے اور سب کی طرف سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کسی کی قربانیوں کو بھلایا جا سکتا ہے نہ ہی رد کیا جا سکتا ہے۔ کسی کی قربانیوں کو رد کیا جائے اور نہ ہی کسی کی قربانی زیادہ افضل ہے۔ تمام لوگوں کی قربانیاں اپنی اپنی جگہ موجود ہیں مگر جان دینے والوں کی قربانی جان نہ دینے والوں اور بھاگ جانے والوں سے ہمیشہ زیادہ بڑی ہوتی ہیں۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: لوٹا، لوٹا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! میں آپ کو warn کرتا ہوں، میں آپ کو آخری warning دے رہا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ! آپ میری بات نہیں سُن رہی ہیں؟

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! مجھے آپ سے شکوہ نہیں ہے، مجھے نہایت دُکھ ہے اپنی چند ایک بہنوں اور چند ایک ایسے ساتھیوں پر جنہوں نے پہلی دفعہ اس ایوان کی شکل دیکھی ہے۔ میں ان کو کہتا ہوں کہ یہ بہت مقدس ایوان ہے، آپ دوبارہ آئیں۔ اس process سے کچھ سیکھیں، حاصل کریں اور یہ چیخ چنگھاڑ موقع پر اچھی لگتی ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کے تقدس کے لئے، اس ایوان کو آگے بڑھانے کے لئے سب کی قربانیاں اپنی جگہ ہیں لیکن جب ڈکٹیٹر شپ کی بات ہوتی ہے تو کوئی بھی ایسی پارٹی نہیں ہے جس نے GHQ کے پودے میں جنم نہ لیا ہو اور وہ وہاں سے پلے بڑھے نہ ہوں۔ اس وجہ سے اپنا بچھلا کیا ہوا سب بھولیں اور جمہوریت کو آگے لے کر چلیں۔ قربانیاں دینے میں کسی کی طرف سے کوئی کمی نہیں ہے۔ جمہوریت کے ارتقائی منازل میں ہم سب نے آگے چلنا ہے اور جمہوری اور ترقی یافتہ قوموں کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنا ہے۔ بہت بہت شکریہ

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب کافی بات ہو گئی ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں اس چیز کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب آج پھر چلے گئے ہیں، پہلے بھی وہ یہی کرتے ہیں اور انہوں نے خود بات کرنے کی بجائے لاء منسٹر صاحب کو موقع دیا، بالکل ٹھیک ہے میں ان کی بات کی تائید کرتا ہوں۔ پرویز مشرف کے خلاف، ہم نے اور انہوں نے اکٹھی struggle شروع کی، ہم نے بھی مار کھائی، انہوں نے بھی مار کھائی لیکن ہماری قیادت بھاگی نہیں مگر ان کی قیادت جدہ بھاگ گئی تھی اور آپ کے سر شرم سے جھک گئے تھے۔ ان کو کوئی جگہ نہیں ملتی تھی کہ یہ کسی کو شکل دکھا سکیں اور آج یہ بات کر رہے ہیں کہ ہم نے جدوجہد کی ہے، ہم یہ کر رہے ہیں، آپ کے لیڈر تو معافی مانگ کر، وعدہ کر کے جدہ بھاگ گئے تھے۔

جناب سپیکر: دیکھیں راجہ صاحب! آپ خود start لے رہے ہیں۔ آپ ٹھیک نہیں کر رہے مجھے آپ پر افسوس ہے۔ آپ کی leadership کے بارے میں جو بات ہوئی تھی اس کو ایسے نہ کیا جائے، آپ کی مہربانی۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: بے نظیر لندن چلی گئی تھی۔

محترمہ ساجدہ میر: ان کو بھی منع کریں۔

جناب سپیکر: میں دونوں اطراف کو کہہ رہا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اُس جدو جہد کو کون چھوڑ کر بھاگا تھا؟

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: پہلے آپ کی قیادت گئی تھی۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں نے نام نہیں لیا میں نے یہ کہا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: مہربانی کریں، آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہ دھاندلی گروپ کو نیچے بٹھائیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بہت مہربانی۔

MR SPEAKER: Laying of the Schedule of Authorized Expenditure for the year 2011-12. Minister for Finance to lay the Schedule of Authorized Expenditure for the year 2011-12

محترمہ خدیجہ عمر: پوائنٹ آف آرڈر۔

منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ برائے سال 2011-12

کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Mr. Kamran Michael)**:** Sir, I lay the Schedule of Authorized Expenditure for the year 2011-12.

MR SPEAKER: The Schedule of Authorized Expenditure for the year 2011-12 has been laid.

محترمہ خدیجہ عمر: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیا کر رہی ہیں؟ جب میں بول رہا ہوں تو آپ نہیں بول سکتیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اتنی دیر سے پوائنٹ آف آرڈر مانگ رہی ہوں میری بات سُن لیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! منڈا صاحب کو لگام دیں یہ خواتین کو اشارے کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منڈا کیا کہہ رہے ہیں؟ میں نے نہیں سُنا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! منڈا صاحب وہاں بیٹھ کر خواتین کو اشارے کر رہے ہیں آپ انہیں سمجھا دیں ورنہ ہم انہیں ایوان سے اٹھا کر باہر پھینک دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کیسے بھیجیں گے؟ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! منڈا صاحب اشارے کر رہے ہیں آپ انہیں لگام دیں ورنہ ہم ان کے ہاتھ توڑ دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں، تشریف رکھیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ منڈا صاحب خواتین کو غیر اخلاقی اشارے کرتے ہیں۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: میں آپ کی بات نہیں سُن سکا ہوں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ منڈا صاحب خواتین کو غیر اخلاقی اشارے کر رہے ہیں ان کو کہا جائے کہ ان کی بہنیں، مائیں ہیں۔ پلیز ایسا نہ کریں، ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ یہ ایسا نہ کریں۔ اپنے شوق کو ایوان سے باہر جا کر پورا کریں۔ مہربانی فرمائیں۔

جناب سپیکر:اب میں نے سُن لیا ہے، میں اس کا نوٹس لیتا ہوں۔منڈا صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان:جناب سپیکر!میں ان سے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں کہ ایسے نہ کیا کریں۔

جناب سپیکر:جی نہیں،آپ ہاتھ نہ جوڑیں، میں خود اس کا نوٹس لوں گا۔منڈا صاحب!اگر آپ نے کوئی ایسی حرکت کی ہے تو یہ ناقابلِ برداشت ہے اور آئندہ کے لئے۔۔۔

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میری عرض سُن لیں۔

جناب سپیکر:میری بات سُن لیں، میں یہ نہیں دیکھوں گا کہ کوئی کیا ہے کیا نہیں۔اگر کوئی ایسی بات میرے نوٹس میں آ گئی تو میں tolerate نہیں کروں گا۔I am telling you this.

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میری عرض تو سُن لیں۔

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر!کل یہ اپنے علاقے کے ایم این اے کے خلاف بھی غلط باتیں کر رہے تھے۔

جناب سپیکر:آپ تشریف رکھیں، مجھے ان کی بات تو سُننے دیں جو وہ جواب دے رہے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران:جھوٹ کا پلندا، مسٹر منڈا!

جناب سپیکر:دیکھیں آپ پھر ایسی باتیں کرتے ہیں، یہ نازیبا الفاظ ہیں۔یہ اچھے الفاظ نہیں ہیں۔

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر!وہ کیسی حرکتیں کرتے ہیں پہلے ان کو لگام دیں۔

جناب سپیکر:میں نوٹس لے رہا ہوں،آپ تشریف رکھیں۔

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں آپ کی اجازت سے صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں یہ پورا ایوان گواہ ہے، cameras on ہیں۔

جناب سپیکر:میں ابھی کیمرے چلوا لوں گا، یہ آپ دیکھ لیں۔

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میری عرض سُن لیں، میں بہنوں والا اور بیٹیوں والا بھی ہوں لیکن بات یہ ہے کہ۔۔۔

محترمہ سیمل کامران:لیکن بات یہ ہے کہ میں بڑی بدتمیز ہوں۔

جناب سپیکر: بس اب آپ کو بھی کچھ سوچنا چاہئے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): الحمدللہ میں نے پہلے بھی بجٹ تقریر میں یہ بات کہی تھی کہ اللہ کا فضل ہے کہ تعلیم کی کمی نہیں ہے۔ بس اتنی بات ہے۔

محترمہ سیمل کامران: دماغ پھر بھی خالی ہے۔ بڑا سر ہونے سے کچھ نہیں ہوتا دماغ بھی ہونا چاہئے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): آپ بد تمیزی نہ کریں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاؤں کہ کل یہ اپنے ایم این اے رانا تنویر احمد کے بارے میں کیا ارشادات فرما رہے تھے؟ یہ ان کا caliber ہے۔ ہم اپوزیشن کی عورتیں ہیں اس لئے یہ ہمارے ساتھ بد تمیزی کرتے ہیں؟

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: یحییٰ گل نواز صاحب!۔۔۔ تشریف فرما ہیں؟ جی، وہ مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ و اربن ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب یحییٰ گل نواز: جناب سپیکر! "میں

The Parks and Horticulture Authority Bill 2011,
(Bill No. 36 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ و اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

MR SPEAKER: Laying of the Report on the Recommendations and Explanatory Memorandum Regarding National Finance Commission 2009. Minister for Finance to lay the Report on the Recommendations

and Explanatory Memorandum Regarding National Finance Commission 2009.

نیشنل فنانس کمیشن 2009 کے بارے میں سفارشات

اور وضاحتی یادداشت پر مبنی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Mr. Kamran Michael)**:** Sir, I lay the Report on the Recommendations and Explanatory Memorandum Regarding National Finance Commission 2009.

MR SPEAKER: The Report on the Recommendations and Explanatory Memorandum Regarding National Finance Commission 2009 has been laid.

(رپورٹ پیش ہوئی)

MR SPEAKER: The Punjab Food Authority Bill 2011 (Bill No. 29 of 2011). Minister for Law has given a notice that the requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and other relevant provisions of the Rules ibid may be dispensed with under Rule 234 of the Rules ibid, for consideration and passage of the Punjab Food Authority Bill 2011.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ ---

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ rules میں three clear days لکھے ہوئے ہیں، دو دن پہلے تو اس کی circulation ہوئی ہے لہذا اس بل کو move نہیں کیا جا سکتا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! اس کو dispense with کرنے کے لئے میں motion پیش کر رہا ہوں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر پر یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ This House will go so long. سو دن ہوتے ہیں، ممبران نے اس میں contribute کرنا ہوتا ہے even treasury benches کے لوگوں نے contribute کرنا ہوتا ہے۔ ہمارے قائد حزب اختلاف بھی چلے گئے ہیں ورنہ وہ بھی حصہ لیتے، سارے لوگوں نے اپنی اپنی input دینی ہوتی ہے۔ وہ سارے کے سارے لوگ اس زعم میں ہیں کہ اگر rules کے اندر three clear days لکھے گئے ہیں تو ہمیں three clear days ملیں گے لیکن ہمیں three clear days نہیں مل رہے۔ Rules suspend کرکے پہلے بھی بل پاس کئے گئے تھے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون کی خدمت میں نہایت ادب سے یہ گزارش کروں گا کہ پہلے بھی اسی طرح کیا گیا، مجھے نہیں معلوم کہ یہ بل اچانک sky lab کی طرح اوپر سے کیوں گرتا ہے اور کسی اپوزیشن ممبر کو اس کا علم تک نہیں ہوتا۔ Rules suspend کرنے کا آپ کو right ہے اور آپ کر بھی سکتے ہیں لیکن There are some ethics. جیسا کہ طلاق کی اجازت تو ہوتی ہے لیکن اسے مکروہ فعل قرار دیا گیا ہے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ یہ قانونی مکروہ فعل نہ کیا جائے۔ میری استدعا ہے کہ اس بل کو Rules suspend کر کے take up نہ کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ اس کی روایت موجود ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ تقریباً 30 کے قریب ترامیم اپوزیشن کی طرف آئی ہیں اور ان سب کو ہم accommodate کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اب آپ motion move کریں۔

مسودہ قانون زیر غور لانے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): I move:

> "That the requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and other relevant provisions of the Rules ibid may be dispensed with under Rule 234 of the Rules ibid, for

consideration and passage of the Punjab Food Authority Bill 2011."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and other relevant provisions of the Rules ibid may be dispensed with under Rule 234 of the Rules ibid, for consideration and passage of the Punjab Food Authority Bill 2011."

The motion moved and the question is:

"That the requirements of rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and other relevant provisions of the Rules ibid may be dispensed with under Rule 234 of the Rules ibid, for consideration and passage of the Punjab Food Authority Bill 2011."

(The motion was carried.)

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون فوڈ اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2011

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Food Authority Bill 2011. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Food Authority Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Food, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Food Authority Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Food, be taken into consideration at once."

There are two amendments in it from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Ch. Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Mr. Shafiq Ahmad Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Col (Retd) Muhammad Abbas Chaudhary…

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

MR DEPUTY SPEAKER: Mr. Munawar Hussain Munj, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Mrs. Embesat Hamid, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mrs. Zobia Rubab Malik, Mian Shafi Muhammad, Mrs. Qamar Aamir Chaudhary, Sardar Aamir Talal Gopang, Mrs. Humaira Awais Shahid and Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

DR SAMIA AMJAD: I move:

> "That the Punjab Food Safety and Standards Authority Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Food, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th July 2011."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Food Safety and Standards Authority Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Food, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th July 2011."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ ایک نہایت ہی اہمیت کا حامل بل ہے جس میں ہم نے ترامیم بھی دی ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بل پر اگر زیادہ محنت کر لی جاتی اور proper time دیا جاتا تو بہتر ترامیم آ سکتی تھیں۔ آج ہماری ایک sister opposition party اس لئے ترامیم نہیں دے سکی کہ ان کو three clear days نہیں دیئے گئے اور وہ پورے confident تھے کہ ہمیں تین دن ملیں گے۔ انہیں پورے دن مل جاتے تو وہ بھی اپنی ترامیم دے دیتے۔ میں آپ کے سیکرٹریٹ کا بھی مشکور ہوں کہ ہماری طرف سے جو ترامیم دی گئیں وہ قبول کر لی گئیں۔

جناب والا! اس بل میں ہماری ترمیم ہے کہ اس کو publish کیا جائے کیونکہ اس کا direct relation عوام کی صحت کے ساتھ ہے۔ صوبے کے بچوں، جوانوں اور بوڑھوں کی صحت اور ان کی زندگی کو جو خطرات لاحق ہیں وہ سب اس بل سے منسلک ہیں۔ بہت سارے ایسے کام ہیں، جیسے ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی food processing اور food specially کی جو perishable commodities ہیں جو sustain نہیں کر سکتیں اور اس نے جلدی خراب ہو جانا ہوتا ہے۔ پنجاب کے اندر ایک عجیب سی صورتحال ہے ساری دنیا میں produce perishable commodities کرنے والوں اور بیچنے والوں کو ایک خطرہ ہوتا ہے کہ اگر ہمارا مال نہ بکا تو یہ خراب ہو جائے گا لہذا وہ اسے کم قیمت پر بیچتے ہیں یا پھر پوری پوری قیمت پر بیچ دیتے ہیں لیکن پنجاب کے اندر چونکہ کسی طریقے سے بھی ان پر کوئی انتظامی administrative check نہیں ہے اس لئے وہ بیچتے بھی مہنگا ہیں اور ان کی commodities بھی perishable ہوتی ہیں جیسے دودھ، سبزی، گوشت جو اگلے دن نہیں بیچے جا سکتے لیکن یہاں پر ایک ایسا set up آ گیا ہے، ایک ایسا مافیا create ہو گیا ہے اب اس چنگل سے نکلنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ عوام کے منتخب کردہ اس ایوان میں تشریف فرما دونوں اطراف کے ممبران ایک ایسی قانون سازی لے کر آئیں کہ وہ اس قانون سازی کے clutches سے نہ نکل سکیں اس لئے اگر تجاویز public کر لی جاتیں تو لوگوں کو پتا چلتا۔ اگر یہ بل publish ہو جاتا، publication میں چلا جاتا تو اس سے نہ صرف ہمیں اس بل میں amendment دینے میں سہولت ہوتی بلکہ آپ کو، لاء منسٹر صاحب کو ، فوڈ منسٹر صاحب کو even وزیر اعلیٰ صاحب کو اتنی زیادہ Emails، اتنی زیادہ تجاویز اور تحریریں آتیں کہ اس سے بہتر

صورتحال پیدا ہو جاتی۔میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں فوڈ انڈسٹری، دکاندار اور جو دوسرے منسلک ادارے ہیں ان کو pin down کرنے کے لئے اس میں کم سے کم چیزیں رکھی گئی ہیں۔میری تجویز ہے کہ اسے public کیا جائے اور public کرنے کے بعد پھر اس پر عمل درآمد کیا جائے تو بہتر صورتحال پیدا ہو گی۔شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ صفحہ نمبر 18 پر لکھے ہوئے statements of objects and reasons کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک بڑی ڈیمانڈ رہی ہے بلکہ یہ میری بجٹ تقریر کا ایک حصہ بھی تھا کہ چیف منسٹر صاحب کے وعدے کے مطابق فوڈ ایکٹ کے check and balance کے لئے ایک اتھارٹی کی ضرورت ہے۔اس میں جو چیز ڈالی گئی تھی وہ صرف اس لئے ڈالی گئی تھی کہ جب آپ رمضان بازار، سستے بازار اور controlled price list جاری کرتے ہیں اور expect کرتے ہیں کہ مارکیٹ اس کے مطابق چلے لیکن unfortunately اگر اس fixed price کے مطابق ایک سو روپے کی چینی خریدی ہے تو سڑک پار کر کے تھوڑی ہی دیر میں وہ پچاس یا اسی روپے کے منافع پر بیچی جانی شروع ہوتی ہے۔لوگ ہی لوگوں سے دشمنی کرتے ہیں لیکن مڈل مین پر check ہے اور نہ ہی مارکیٹ driven یا دکانداروں پر کوئی check ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کے لئے ایک بل کی ضرورت تھی۔مجھے سمجھ نہیں آئی کہ جب آپ یہ بل لے ہی آئے ہیں تو پھر اتنی جلدی اسے bulldoze کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ تین دن دینے چاہئیں تھے کہ ہم اس پر سیر حاصل انگیز بحث کر سکتے۔

جناب سپیکر! statement of objects and reasons میں یہ واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ:

> At present different departments are responsible for dealing with food safety issues in Punjab due to which the task is not being performed in coherent and integrated manner at the district level. Health Department officials have been assigned this responsibility of checking of adulterations who are performing these functions mainly as an additional task there is hardly a system for ensuring

the people working in food outlets are not suffering from diseases etc…

اس حکومت کو معرض وجود میں آئے ہوئے چار سال ہو گئے ہیں لیکن مجھے سمجھ نہیں آئی کہ انہوں نے ہر جگہ، ہر ڈیپارٹمنٹ میں اپنے elected members پر lack of confidence کیوں show کیا ہے۔ پہلے سے موجود قانون میں انسپکٹر سسٹم تھا اس میں check and balance کرنے کی بجائے اچانک یہ لکھا جاتا ہے اور law لایا جاتا ہے کہ ایک سپیشل اتھارٹی، ایک سپیشل کمیشن اور ان میں ایسے لوگ شامل ہیں جو بیورو کریسی سے ہیں، ایگزیکٹو سے ہیں صرف وہی ہمیں control کر سکتے ہیں اور اس میں سے political will کو نکال دیا جاتا ہے۔ انہوں نے اس ایک جملے میں existing وزیر خوراک، اس اسمبلی اور districts level پر قائم شدہ فوڈ کی checking Food Department کے departments پر عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ کیا یہ اچھا ہے کہ آپ نے پورے پنجاب کو ایک ایگزیکٹو کے حوالے کر دیا ہے؟ یہ بابو سسٹم اور یہ اتھارٹیز صرف اور صرف ایگزیکٹو کے نیچے اس لئے دی جا رہی ہیں کہ چار بجے کے بعد والا الیکشن تو بابوؤں اور ایگزیکٹوز نے ہی کرانا ہے اور اگر وہ خوش ہوں گے تو (ن) لیگ اگلا الیکشن جیت لے گی۔ ایسا نہیں ہو گا۔ صرف اس وقت ہی یہ الیکشن جیتا جاتا ہے جب لوگ بھی حکومت پر confidence کریں۔ آپ لوگوں اور منتخب نمائندوں سے چھین کر ایک ایسی اتھارٹی بنانا چاہتے ہیں جو صرف بابو چلائیں گے۔

جناب سپیکر! اس میں کوئی ہرج نہیں کہ بابو یہ سارا function کریں لیکن اس میں ایک بہت بڑا جرم ہے کہ آپ political will چھین رہے ہیں اور سارے کے سارے set up میں کہیں بھی کسی ایم پی اے، کسی ناظم یا کسی لوکل گورنمنٹ کا ذکر نہیں ہے اور آپ ان کے حوالے کرتے چلے جا رہے ہیں، کرتے چلے جا رہے ہیں چاہے زکوٰۃ ڈیپارٹمنٹ ہے، چاہے ہیلتھ یا فوڈ ڈیپارٹمنٹ ہے، آپ نے آج صبح ہی فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے لئے کھربوں روپے کا بجٹ پاس کیا ہے اور پھر اس میں سے سیاستدانوں کو نکال کر پھینک دیا۔ میں آج دعویٰ سے کہتی ہوں کہ لاہور کے جتنے بھی تاجران ہیں آپ کی حکومت کو ان کی بہت بڑی support ہے لیکن آپ ان کے ساتھ کیا انصاف کر رہے ہیں؟ اس میں جو دس لاکھ سے onward جرمانوں کا ذکر ہے جو صرف ایک بابو جا کر فوڈ کی بڑی بڑی ساری منڈیوں میں کرے گا، یہ کہیں کا بھی انصاف نہیں ہے۔ ہر بات پر check and balance ضروری ہے لیکن ہم جو بھی document اٹھائیں گے اس میں گورنمنٹ اپنے ہاتھ سے commit کر رہی ہے۔۔۔

(اذانِ ظہر)

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! سوچنے کا مقام اس وقت آتا ہے جب حکومت اور یہ اسمبلی خود ایک ایسا بل لاتی ہے جس میں یہ اپنے ہی اداروں پر no confidence کرتے ہیں۔ انہیں اپنے existing سیکرٹریٹ، سیکرٹریز پر بداعتمادی ہے اسی میں لکھا ہے کہ یہ departments ٹھیک سے چلے ہی نہیں ہیں، نہ تو ان کی کوئی coherent effort تھی اور نہ ہی integrated تھی۔ Integration اور coherent فوڈ منسٹر اور وزیراعلیٰ کی ذمہ داری تھی، کابینہ کی ذمہ داری تھی کہ ہم یہ کام کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ ایک افسوس کا مقام ہے کہ ہاں بابو ہی بڑا اچھا کام کرلیں گے، ڈی سی او یہ کام کرلیں گے، اتھارٹیز کے لئے آفیسرز یا انسپکٹرز یہ کام کرلیں گے لیکن کابینہ، منسٹر اور existing جتنے بھی سیکرٹریٹ ہیں وہ incoherent ہیں وہ disintegrated ہیں اور ان میں کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ یہ adulteration of food کو بالکل نہیں روک سکے۔ افسوس کی بات یہ بھی ہے کہ اس میں جو سزائیں اور اسے check کرنے کے لئے جو فوڈ اتھارٹی کو powers دی گئی ہیں ان کا ایک ایک لفظ دوبارہ revise ہونے والا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! ذرا ایک منٹ تشریف رکھیں۔ باہر Clerks' Association کا ایک جلوس آیا ہوا ہے۔ مجھے ابھی بتایا گیا ہے کہ اس کی وجہ سے ٹریفک بھی block ہو چکی ہے۔ میں ملک ندیم کامران، اللہ رکھا صاحب، آصف منظور موہل صاحب، اور ڈوگر صاحب سے کہتا ہوں کہ آپ حضرات باہر جائیں، Clerks' Association کے نمائندوں سے بات کریں اور پھر اس بارے میں ایوان کو apprise کریں۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں عرض کر رہی تھی کہ Caluse-13 کے تحت ایک Food Safety Officer کو superman بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ وہ کھانے کا sample لے گا، وہ کھانا ضبط کر سکے گا، apparatus or utensil اٹھا کر لے جائے گا، premises کو seal کرے گا، وہ prepared, preserved, packaged and stored food کو examine کرے گا اور وہ اس کی packaging, storing, preservation and distribution کو بھی دیکھے گا یعنی سارے کام یہ ایک آفیسر خود ہی کرلے گا۔ وہ خود ہی اس کھانے کو کھول لے گا، وہ اس کی books بھی examine کرلے گا، وہ شناختی کارڈ چیک کرلے گا، وہ Business Registration Certificate بھی دیکھ لے گا اور لائسنس بھی چیک کرے گا۔ اسی طرح یہی Food Safety Officer اس food کی

vehicles کو seal, mark, weigh, count or measure بھی دیکھے گا اور اس کے ساتھ کچھ seize بھی کر سکے گا۔ اس کے بعد اگر اس کی بات نہ مانی جائے گی تو پھر پانچ لاکھ روپے جرمانہ یا چھ ماہ قید کی سزا ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر! یہ check and balance جب anybody کو دے دیا گیا تو پھر یہ Bill وہیں کا وہیں reject ہو جانا چاہئے تھا۔ خوراک کی across the border سمگلنگ، مارکیٹوں میں uncontrolled rates کو روکنے کا یہ قطعاً کوئی طریقہ نہیں۔ میں اس چیز پر انتہائی emphasis کرتی ہوں کہ وہ کون لوگ ہیں جو وزیر اعلیٰ کو ایک stereo type Checking Officer بنانا چاہتے ہیں اور پورے inspection system پر پانی پھیر رہے ہیں۔ آپ چاہے کسی محکمہ کو دیکھ لیں ہر جگہ کرپشن مافیا بیٹھا ہوا ہے۔ اس Bill کی وجہ سے رشوت ستانی کا ایک نیا راستہ کھل جائے گا اس لئے میں اس ایوان میں انتہائی اعتماد کے ساتھ اس سارے Bill کو from word one to word last reject کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! یہ کیا طریقہ ہے اور وہ شخص کون ہے جس نے پچھلے چار سالوں سے وزیر اعلیٰ کو mislead کرتے ہوئے ان حالات تک پہنچایا ہے؟ اس Bill کے پاس ہونے سے تباہی ہو گی کیونکہ اس Bill میں لوگوں کا بھلا نہیں ہے۔ یہاں ہر کسی نے قانون کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ آج عوام کو اس حکومت پر قطعاً کسی قسم کا کوئی اعتماد نہیں ہے۔ حکومت آج یہ Bill لے کر آئی ہے اس چیز کا اقرار کرتے ہوئے، لکھ کر دیتے ہوئے کہ ہمارا check and balance کا سسٹم، ہمارے وزیر اور وزارتیں incoherent and ineligible ہیں تو پھر انہوں نے لوگوں کی کھانے پینے کی اشیاء پر کیا کنٹرول کرنا ہے؟

جناب سپیکر! اس Food Authority کو یقیناً حکومت کی وزارتوں کے تحت کام کرنا چاہئے اور اس میں improvement ہونی چاہئے مگر ان وزیروں اور وزارتوں پر اعتماد ہو تو پھر ہی یہ ہو سکتا ہے۔ اگر وزیر اعلیٰ اور اس کی کابینہ اسی طرح چلتے رہے تو یقیناً اگلے الیکشن میں شکست ہو گی کیونکہ اس میں کوئی popularity نہیں ہے۔ حکومت کا اس وقت اپنے اداروں پر کوئی کنٹرول نہیں ہے اسی لئے میں اس پورے Bill کو totally from line one to last revise کرنے کی appeal کروں گی اور آپ سے کہوں گی کہ یہ مسئلہ ایسا نہیں کہ مکھی پہ مکھی مار کر کام چلایا جائے۔ پہلے مکھی پہ مکھی مار کر

ہیلتھ کمیشن اور زکوٰۃ کمیشن بنا دیا گیا اور اب مکھی پہ مکھی مار کر Food Authority بنا رہے ہیں۔ یہ طریقہ بالکل غلط ہے اور اس کے اثرات چند ہی مہینوں میں اس حکومت کے سامنے آ جائیں گے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ Bill مجلس قائمہ کے زیر غور رہا ہے اور مجلس قائمہ کو اس ایوان کا مکمل mandate حاصل ہے۔ مجلس قائمہ میں اس پر سیر حاصل گفتگو اور غور بھی ہوا ہے۔ یہ ایک new concept ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس سے عوام کو food commodities کے بارے میں بہتر چیزیں اور quality میسر ہو سکے گی۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Food Safety and Standards Authority Bill 2011 as recommended by the Standing Committee on Food, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th July 2011."

(The motion was lost.)

MR DEPUTY SPEAKER: Second amendment is from Ch Zahir-ud-Din Khan, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch Moonis Elahi, Mr Muhammad Shafiq Khan, Mr Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr Khalid Javed Asghar Ghural, Col (Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr Munawar Hussain Munj, Mr Muhammad Yar Hiraj,. Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr Samia Amjad, Mrs. Seemal Kamran, Mrs Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Dr Faiza Asghar, Mrs Samina Khawar Hayat, Mrs Embesat Hamid, Ms Zobia Rubab Malik, Mrs Qamar Aamir Ch, Ms Humaira Awais Shahid and Engineer Shahzad Elahi. Any mover other than the one who has already moved, may move it.

MRS QAMAR AAMIR CHAUDHARY: I move:

"That the Punjab Food Safety and Standards Authority Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Food, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 30th July 2011:-

1. Raja Riaz Ahmad, MPA/LOP
2. Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, MPA
3. Ch. Aamar Sultan Cheema, MPA
4. Engineer Shahzad Elahi, MPA
5. Muhammad Yar Hiraj, MPA
6. Ms Zobia Rubab Malik, MPA
7. Mrs. Ghazala Saad Rafique, MPA
8. Ch. Sarfraz Afzal, MPA
9. Ms. Amna Ulfat, MPA
10. Ch. Shaukat Mahmood Basra(Advocate), MPA"

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved is

"That the Punjab Food Safety and Standards Authority Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Food, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 30th July 2011."

1. Raja Riaz Ahmad, MPA/LOP

2 Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, MPA

3. Ch. Aamar Sultan Cheema, MPA
4. Engineer Shahzad Elahi, MPA
5. Muhammad Yar Hiraj, MPA
6. Ms Zobia Rubab Malik, MPA
7. Mrs. Ghazala Saad Rafique, MPA

8. Ch. Sarfraz Afzal, MPA
9. MS. Amna Ulfat, MPA
10. Ch. Shaukat Mahmood Basra(Advocate), MPA

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** I oppose it.

محترمہ قمر عامر چودھری: جناب سپیکر! جب یہ Bill مجلس قائمہ میں گیا تو اس وقت پیپلز پارٹی کے لوگ حکومت میں تھے اور اب وہ حزب اختلاف میں شامل ہو گئے ہیں تو definitely ان کی سوچ تبدیل ہو گئی ہے لہذا میری یہ درخواست ہے کہ اس Bill پر دوبارہ غور کیا جائے اور اس Bill کو Select Committee میں بھجوایا جائے تاکہ اس پر اچھے طریقے سے غور و فکر ہو سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں وزیر قانون سے یہ بھی پوچھنا چاہوں گی کہ مجلس قائمہ کی اس Bill کے حوالے سے کل کتنی meetings ہوئی ہیں؟ وزیر قانون صاحب مجھے ذرا اس مجلس قائمہ کی رپورٹ کی تفصیلات بتادیں تاکہ بات واضح ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ وزیر قانون صاحب! محترمہ نے مجلس قائمہ کی meetings کی رپورٹ کے بارے میں پوچھا ہے اور دوسرا انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ اس Bill کے حوالے سے مجلس قائمہ کی کتنی sittings ہوئی ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مجلس قائمہ کی رپورٹ lay ہوئی ہے تو پھر اس کے بعد ہی یہ Bill for consideration and passage اس ایوان میں پیش ہوا ہے۔ اس حوالے سے Select Committee بنانے کی اس لئے ضرورت نہیں ہے کیونکہ Standing Committee بھی اسی معزز ایوان کے معزز ممبران پر مشتمل ہے اور اس نے اس Bill کے بارے میں اپنی رپورٹ دے دی ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is

> "That the Punjab Food Safety and Standards Authority Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Food, be referred to a Select Committee consisting of

the following members with the instructions to report thereon by 30th July 2011:-

1. Raja Riaz Ahmad, MPA/LOP
2. Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, MPA
3. Ch. Aamar Sultan Cheema, MPA
4. Engineer Shahzad Elahi, MPA
5. Muhammad Yar Hiraj, MPA
6. Ms Zobia Rubab Malik, MPA
7. Mrs. Ghazala Saad Rafique, MPA
8. Ch. Sarfraz Afzal, MPA
9. MS. Amna Ulfat, MPA
10. Ch. Shaukat Mahmood Basra(Advocate), MPA"

(The motion was lost.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Food Authority Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Food, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ہم rest of the amendments withdraw کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جو اس کی amendments ہیں؟ We move it without amendments.

CH ZAHIR-UD-DIN KAHN: You can move it without amendments.

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you.

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

”That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill.)

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

کورم کی نشاندہی

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے، کارروائی کا دوبارہ آغاز کیا جاتا ہے۔

مسودہ قانون فوڈ اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2011

(---جاری)

CLAUSE-16

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-18

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-19

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-20

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-21

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-22

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-23

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 29

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 30

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 31

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 32

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 32 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 33

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 33 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 33 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 34

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 34 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 34 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 35

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 35 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 35 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 36

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 36 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 36 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 37

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 37 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 37 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 38

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 38 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 38 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 39

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 39 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 39 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 40

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 40 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 40 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 41

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 41 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 41 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 42

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 42 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 42 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 43

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 43 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 43 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 44

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 44 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 44 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 45

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 45 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 45 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 46

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 46 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 46 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 47

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 47 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 47 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 48

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 48 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 48 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 49

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 49 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 49 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 50

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 50 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 50 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 51

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 51 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 51 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 52

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 52 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 52 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 53

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 53 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 53 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 54

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 54 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 54 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 55

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 55 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 55 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 56

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 56 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 56 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 57

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 57 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 57 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 58

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 58 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 58 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 59

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 59 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 59 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Punjab Food Authority Bill 2011, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Food Authority Bill 2011, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Food Authority Bill 2011, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Lahore Ring Road Authority Bill 2011. First reading starts. Minister for Law!

مسودہ قانون لاہور رنگ روڈ اتھارٹی مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

> "That the Lahore Ring Road Authority Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Communication and Works, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Lahore Ring Road Authority Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Communication and Works, be taken into consideration at once."

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ اس میں جو amendments دی گئی ہیں وہ ساری زائد المیعاد ہیں۔ میری چودھری ظہیر الدین صاحب سے بات ہوئی ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ ہم اس میں دو amendments take up کر لیتے ہیں اور بقایا withdraw کر لیتے ہیں۔ جن دو amendments کے متعلق چودھری ظہیر الدین صاحب کہتے ہیں اُن کو take up کر لیا جائے اور باقیوں کو rule out کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ دو amendments پر ہمارے ممبران اپنے خیالات کا اظہار کر لیتے ہیں باقی ہم withdraw کرتے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: There are four amendments in this motion. The first amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Ch. Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Col. (Retd.) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Munawar Hussain Munj, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Mr. Tahir Iqbal

Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Mrs Qamar Aamir Chaudhary, Ms. Humaira Awais Shahid and Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

DR SAMIA AMJAD: Sir, I move:

> "That the Lahore Ring Road Authority Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Communications and Works, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th July 2011."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Lahore Ring Road Authority Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Communications and Works, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th July 2011."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: شکریہ۔جناب سپیکر!

بعد مدت اسے دیکھا لوگو وہ ذرا بھی نہ بدلا لوگو
دوست تو خیر کون کس کا ہے اُس نے دشمن بھی نہ جانا لوگو
رات وہ دَرد میرے دل میں اٹھا صبح تک چین نہ آیا لوگو
پیاس صحراؤں کی پھر تیز ہوئی اَبر پھر ٹوٹ کے برسا لوگو

جناب سپیکر! اس شعر میں میری بات اور فلسفہ پنہاں ہے۔ اگر صحراؤں کی پیاس کو اِس شدت سے ہی تیز کرتے رہنا ہے تو پھر ابر ہی ہے جب وہ اللہ کی رحمت سے ٹوٹ کر برسے گا تو برسے گا۔ آج کا سورج تو اس قدر گرم ہے کہ جو تھوڑی بہت fertility تھی وہ بھی پاش پاش اور ریزہ ریزہ ہو کر لوگوں کی امیدوں کو ایک صحرا بنا کر رہ گئی ہے۔

جناب سپیکر! آج یہاں پر لاہور رِنگ روڈ اتھارٹی کو قائم کرنے کی بات ہو رہی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ لاہور رِنگ روڈ کے لئے 2004 میں محکمہ مواصلات و تعمیرات نے ایک project بنایا تھا اور لاہور کی بڑھتی ہوئی آبادی اور ٹریفک کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ایک project تیار کیا گیا تھا۔ اس میں ایک Northern loop کی طرف رِنگ روڈ کا ایک circle تھا اور دوسرا Southern loop تھا۔ Northern loop میں گلشن راوی، فیروزپور روڈ، سگیاں پُل، نیازی چوک، محمود بوٹی، لکھو ڈیر، ہربنس پورہ، محفوظ شہید گیریژن، ایئرپورٹ کے سامنے والی جگہ، ڈی ایچ اے فیز 8 اور اسی طرح Sui Gas Society was divided in seventeen packages. 44۔ارب روپے کی لاگت سے انتہائی محنت سے اس رِنگ روڈ کے نقشے پر 2004 میں ایک project شروع کر دیا گیا جو 2007 میں موجودہ حکومت میں take up ہوا جس میں انہوں نے اپنے حساب سے کچھ تبدیلیاں لاتے ہوئے improve کیا۔ میں یہاں پر وضاحت سے کہنا چاہتی ہوں کہ میں سیاست سیاست نہیں کھیلوں گی بلکہ یہ کہوں گی کہ انہوں نے اپنی نیت سے improve کیا اور اس project کو آگے لے کر چلے۔ یہ 44۔ارب روپیہ تو ختم ہو گیا اور اس بجٹ میں 38۔ارب روپے کا ذکر ہے جو انہوں نے roads کی construction کے لئے رکھا ہے۔ مختلف اور بھی سڑکیں ہیں مگر اس بجٹ میں سے مزید پیسے بھی اس project میں ڈالے گئے ہیں۔ over all اتنی رقم کے بعد آج پھر وہی بات ہوئی جسے آپ اس اتھارٹی کے objects and reasons کو پڑھیں جس میں واضح طور پر لکھا ہے کہ:

> Keeping in view the current financial scenario prevailing in the country, it may not be possible to complete the Ring Road i.e. construction of Southern loop out of our sources. On the other hand, the basic purpose of the Ring Road cannot be achieved until or unless the Ring Road is not completed. Similarly operation and maintenance of the completed portion is a big task which cannot be handled through ordinary municipal facilities available

with the City District Government or with the Communication & Works Department.

جناب سپیکر! یہ short handedness اور ارادہ جو انہوں نے اس میں واضح کر دیا ہے اور کہہ دیا ہے کہ Northern والی آدھی سڑک ہم نے بنا لی ہے لیکن Southern part ہم اُس وقت تک نہیں بنائیں گے جب تک ہمیں مزید پیسے نہیں ملتے۔ بتایا جائے کہ یہ پیسے کہاں سے ملیں گے کیونکہ انہوں نے foreign aid تو لینی نہیں ہے اس لئے دیکھنا ہو گا کہ یہ resources کہاں سے ہوں گے؟ اس کے علاوہ اس تمام رِنگ روڈ کی اتھارٹی کو لاہور رِنگ روڈ اتھارٹی کے ماتحت لانے کا یہ Bill سامنے آیا ہے۔ اس میں یہ بھی provide کیا گیا ہے کہ and other roads of Punjab, it will extend into Punjab at once. یعنی لاہور رِنگ روڈ اتھارٹی صرف لاہور رِنگ روڈ کو نہیں بلکہ پورے پنجاب کی تمام رِنگ روڈز جیسے بجٹ میں دیا گیا ہے کہ راولپنڈی رِنگ روڈ، فیصل آباد رِنگ روڈ اور مزید جتنی بھی رِنگ روڈز اور extensions ہوں گی اُن کو لاہور رِنگ روڈ اتھارٹی ہی کنٹرول کرے گی۔ میں یہ کہتی ہوں کہ اس کا نام ہی پنجاب رِنگ روڈ اتھارٹی رکھ دیجئے۔ جہاں نیت اور بہتر functioning پر کسی کو شک نہیں وہاں پر کافی سارے ایسے loopholes ہیں جن کو اگر سیاست سے بالاتر رکھ کر صرف executive اور functional پر لایا جائے تو اس میں improvement کی کافی ساری گنجائش ہے۔ بعد میں بھی maintenance and repair کے under specification اس میں موجود ہونی چاہئے کہ one line budgets, one line authorities اور Bill کو ایک دم rule کر کے پورے پنجاب کو اِس اتھارٹی کے under کرنے کی نیت ہے تو اِس کو دوبارہ پڑھنے کی یقیناً ضرورت ہے، اس پر discussion کرنے اور اِس کو circulate کرنے کی ضرورت ہے تاکہ سب لوگ پڑھیں اور پورا پنجاب aware ہو اور فیصل آباد کو بھی پتا چلے کہ کہاں سے overpass گزرنا ہے اور کہاں سے underpass گزرنا ہے؟ میں اس دعا کے ساتھ صرف یہ کہوں گی کہ ہر حکومت اس کی continuity میں رکاوٹ نہ لائے۔ اگر یہ پراجیکٹ 2004 میں شروع ہوا اور آج 2011 میں مکمل ہوتا ہے تو پھر بھی ہمیں خوشی ہو گی لیکن جب آپ اتھارٹی کو float کرتے ہیں تو یاد رکھیں کہ اِن سڑکوں اور اسی رِنگ روڈ پر اربوں کھربوں روپے خرچ ہو رہے ہیں اور آگے بھی ہونے ہیں۔ میں آپ کو اس تقریر کی وساطت سے یہ emphasize کرنا چاہتی ہوں کہ اگر آپ نے اس Bill کی domain اتنی

بڑی کر دی ہے کہ آدھا کام کرنے کے بعد جلد نکلنے کی کوشش بھی کر رہے ہیں تو بہتر ہو گا کہ اِس کو reviseکرلیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔جی،لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک لاہور رنگ روڈ کے نام کے حوالے سے اعتراض کی بات ہے تو میں یہ عرض کروں گا کہ لاہور پاکستان کا دل اور پنجاب کا تاج ہے اور ایسے ہی خوامخواہ لوگوں کو لاہور سے کوئی مخاصمت سی ہوئی ہوئی ہے۔اگر لاہور ہائیکورٹ پورے پنجاب کا ہائیکورٹ ہو سکتا ہے تو اگر رنگ روڈ کے ساتھ لاہور کا نام ہو گا تو اس سے otherwiseمعنی نہیں لئے جا سکتے۔ باقی سٹینڈنگ کمیٹی ایک competent forum ہے جہاں اس پر بڑی تفصیل کے ساتھ غور ہوا ہے اور furtherاس کی تشہیر کرنے سے وقت کے ضیاع کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہو گا۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That the Lahore Ring Road Authority Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Communication and Works, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 30th of July 2011.

(The motion was lost.)

MR DEPUTY SPEAKER: The second amendment is from Lt. Col (Retd) Muhammad Shabbir Awan, Raja Tariq Kiani, Mr. Shahan Malik, Malik Khurram Ali Khan, Rana Munawar Hussain, Major (Retd) Abdul Rehman Rana, Rai Muhammad Shahjahan Khan, Mr. Qasim Zia, Dr. Assad Muazzam, Syed Hassan Murtaza, Haji Muhammad Ishaq, Mrs. Neelam Jabbar Chaudhary, Mr. Qaiser Iqbal Sindhu, Mr. Tanvir Ashraf Kaira, Mr. Tariq Mehmood Sahi, Mr. Asif Bashir Bhagat, Mr. Zulfiqar Ali Gondal, Mr. Tariq Mehmood Alloana, Mr. Shahjahan Ahmad Bhatti, Rai Muhammad Aslam Khan, Mr. Amjad Ali Mayo, Mrs. Rubina Shaheen Wattoo, Mr. Muhammad Ashraf Khan Sohna, Syed Nazim Hussain Shah, Ahmad Hussain Deharr, Malik Muhammad Abbas Raan,

Dr. Muhammad Akhtar Malik, Mr. Ahmad Mujtaba Gillani, Mr Muhammad. Shafiq Arain, Mr. Muhammad Hafeez Akhtar Chaudhary, Mr. Shahrukh Malik, Mr. Muhammad Tariq Amin Hotiana, Mian Muhammad Ali Laleka, Chaudhary, Mr. Shaukat Mehmood Basra(Advocate), Col. (Retd) Naveed Iqbal Sajid, Mian Muhammad Aslam (Advocate), Makhdoom Muhammad Irtaza, Engineer Javed Akbar Dhilloon, Mr. Javed Hassan Gujjar, Syed Abdul Qadir Gillani, Mrs. Nargis Faiz Malik, Mrs. Najmi Saleem, Mrs. Fouzia Behram, Mrs. Sajida Mir, Mrs. Nargis Parveen Awan, Mrs. Safina Saima Khar, Dr. Amna Buttar, Mrs, Azma Zahid Bukhari, Mrs. Faiza Ahmad Malik, Miss Samina Naveed (Advocate) and Mr Pervez Rafique.

Since this amendment is substantially identical to the amendment which has been lost therefore same is inadmissible under rules 106 Clause (b) and 198 Sub Clause 4 and it is ruled out of order.

The third amendment is from…

چودھری صاحب! اسے take up کرنا ہے؟

چودھری ظہیر الدین خان: جی، ہاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا ٹھیک ہے۔ چودھری ظہیر الدین خان، ڈاکٹر محمد افضل، چودھری عامر سلطان چیمہ، حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، سردار محمد یوسف خان لغاری، ڈاکٹر سامیہ امجد، جناب محمد محسن خان لغاری، محترمہ آمنہ الفت، جناب محمد شفیق خان، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، جناب خرم نواب، محترمہ سیمل کامران، ملک اقبال احمد لنگڑیال، محترمہ خدیجہ عمر، جناب خالد جاوید اصغر گھرال، سیدہ ماجدہ زیدی، کرنل (ر) محمد عباس چودھری، ڈاکٹر فائزہ اصغر ، جناب منور حسین منج، محترمہ ثمینہ خاور حیات، جناب محمد یار ہراج، جناب طاہر اقبال چودھری، محترمہ زوبیہ رباب ملک، میاں شفیع محمد، محترمہ قمر عامر چودھری، سردار عامر طلال گوپانگ، محترمہ حمیرا اویس شاہد اور انجینئر شہزاد الہیٰ Any mover may move it

MRS KHADIJA UMAR: I move:

"That Lahore Ring Road Authority Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on

Communication and Works, be referred to a Select Committee consisting of the following members with instructions to report thereon by 30th of July 2011:-

1. Raja Riaz Ahmad, MPA/LOP
2. Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, MPA
3. Ch. Aamar Sultan Cheema, MPA
4. Engineer Shahzad Elahi, MPA
5. Muhammad Yar Hiraj, MPA
6. Ms Zobia Rubab Malik, MPA
7. Mrs. Ghazala Saad Rafique, MPA
8. Ch. Sarfraz Afzal, MPA
9. Ms. Amna Ulfat, MPA
10. Ch. Shaukat Mahmood Basra(Advocate), MPA"

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Lahore Ring Road Authority Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Communication and Works, be referred to a Select Committee consisting of the following members with instructions to report thereon by 30th of July 2011:-

1. Raja Riaz Ahmad, MPA/LOP
2. Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, MPA
3. Ch. Aamar Sultan Cheema, MPA
4. Engineer Shahzad Elahi, MPA
5. Muhammad Yar Hiraj, MPA
6. Ms Zobia Rubab Malik, MPA
7. Mrs. Ghazala Saad Rafique, MPA
8. Ch. Sarfraz Afzal, MPA
9. Ms. Amna Ulfat, MPA
10. Ch. Shaukat Mahmood Basra(Advocate), MPA"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کون بات کریں گے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس اتھارٹی کے قیام کی ضرورت اور اس کے فوائد و نقصانات پر سیر حاصل بحث کی ضرورت ہے کیونکہ یہ دیکھنا پڑے گا کہ آپ ایک سڑک کے لئے پورا ایک محکمہ بنا رہے ہیں جس پر اتنے اخراجات کر رہے ہیں۔ میں یہاں پر یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا اسے محکمہ ہائی وے کے سپرد نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ہائی وے کی صورت میں آپ کے پاس پورا ایک نظام ہے جس کے تحت یہ سڑک بھی بنائی جا سکتی ہے۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ رنگ روڈ کے اندر ہم سفید ہاتھی پال رہے ہیں جس سے عوام پر بڑا بوجھ پڑے گا اس لئے کمیٹی کے اندر جو لوگ ہیں وہ اس پر غور کریں اور اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس حوالے سے Select Committee کا کہا گیا ہے اور معزز ممبران کے نام دیئے گئے ہیں سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی اسی معزز ایوان کے معزز ارکان ہیں اور یہ کمیٹی اسی محکمہ سے متعلق تھی جس نے اس پر اچھی طرح غور و خوض کر کے بل کو clear کیا ہے اس لئے اس پر further کسی Select Committee کا بنانا وقت کے ضیاع کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That the Lahore Ring Road Authority Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Communication and Works, be referred to a Select Committee consisting of the following members with instructions to report thereon by 30th of July 2011:-
>
> 1. Raja Riaz Ahmad, MPA/LOP
> 2. Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, MPA
> 3. Ch. Aamar Sultan Cheema, MPA

4. Engineer Shahzad Elahi, MPA
5. Muhammad Yar Hiraj, MPA
6. Ms Zobia Rubab Malik, MPA
7. Mrs. Ghazala Saad Rafique, MPA
8. Ch. Sarfraz Afzal, MPA
9. Ms. Amna Ulfat, MPA
10. Ch. Shaukat Mahmood Basra(Advocate), MPA"

(The motion was lost.)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! چوتھی ترمیم آپ نے پہلے ہی واپس لے لی ہے؟

چودھری ظہیر الدین خان: جی، اسے ہم نے withdraw کر لیا ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Lahore Ring Road Authority Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Communication and Works, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment, in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment, in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment, in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-16

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-18

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-19

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-20

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-21

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-22

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-23

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-24

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-25

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-26

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-27

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-28

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-29

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-30

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-31

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-32

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 32 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-33

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 33 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 33 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-34

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 34 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 34 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-35

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 35 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 35 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-36

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 36 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 36 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-37

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 37 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 37 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-38

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 38 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 38 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-39

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 39 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 39 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-40

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 40 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 40 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-41

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 41 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 41 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-42

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 42 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 42 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

FIRST SCHEDULE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, First Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That First Schedule of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SECOND SCHEDULE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Second Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Second Schedule of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Lahore Ring Road Authority Bill 2011, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Lahore Ring Road Authority Bill 2011, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Lahore Ring Road Authority Bill 2011, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں اتنی speed سے پڑھنے پر آپ کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتی ہوں ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے fast forward press کیا ہوا ہے۔ میں بہت اہم بات یہ کرنا چاہتی ہوں کہ آج اس ایوان میں جس طرح سے گورنمنٹ بزنس آگیا ہے، اسی session کے شروع میں قائمہ کمیٹیوں کے بارے میں میری ایک Privilege Motion تھی جس کو سپیکر صاحب نے dispose of کر دیا تھا اور مجھے یہ جواب دیا گیا تھا کہ اس کی رپورٹ آچکی ہے۔ اگر اس کی رپورٹ ایوان میں پیش نہیں کی جائے گی تو میں پھر اس کو دوبارہ سے pursue کر سکتی ہوں۔ اتنے دن گزر گئے ہیں اور آج تو بجٹ والا بھی سارا سسٹم ختم ہو گیا ہے۔ اگر یہاں پر گورنمنٹ کا بزنس آسکتا ہے تو کمیٹیوں کی وہ رپورٹ جو اس معزز ایوان کا privilege ہے ان کو یہاں پر lay کیوں نہیں کیا گیا؟ حکومت اور لاء منسٹر کی جانب سے جو assurance دی گئی تھی آج خود ہی اُس کی نفی کر کے اس معزز ایوان کا ایک دفعہ پھر استحقاق مجروح کیا گیا ہے۔ صرف بیوروکریسی کو protect کرنے کے لئے، اپنے محکموں کو بچانے کے لئے جس طرح سے اس معزز ایوان کا تمسخر اڑایا جاتا ہے میں اس پر احتجاج کرتی ہوں اور میں اپنا احتجاج ریکارڈ کراتے ہوئے لاء منسٹر صاحب سے time barred لینا چاہتی ہوں۔ وہ مجھے بتا دیں کہ وہ رپورٹ کتنے دن کے اندر ایوان میں آجائے گی؟ otherwise میں اپنا حق محفوظ رکھتی ہوں کہ میں دوبارہ تحریک استحقاق move کروں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل لاء منسٹر صاحب اس پر reply کریں گے۔ جی، گجر صاحب! آپ کچھ بات کرنا چاہ رہے تھے۔

جناب جاوید حسن گجر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں گزارش کروں گا کہ جو میں بات کرنے والا ہوں اس میں کوئی سیاسی تنقید ہے اور نہ ہی کسی پر کیچڑ اچھالنے کا کوئی میرا ارادہ ہے لیکن میں ایک ایسے واقعہ پر آپ کی وساطت سے تمام معزز ممبران کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گا جو پنجاب میں ہو رہا ہے۔ میں یہ بھی چاہوں گا کہ ہمارا یہ پورے کا پورا ایوان اس بات کی تائید کرے جو بات میں کرنے والا ہوں تو آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ اور وزیر قانون صاحب سے درخواست کریں کہ پنجاب میں جو قانون کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں اور قانون کی خلاف ورزی ہو رہی ہے اس کا سختی سے نوٹس لیں۔

جناب سپیکر! ہمارے علاقے، ہمارے پنجاب یا ہمارے فیصل آباد یا ہماری پوری سوسائٹی میں سب سے اہم role ایجوکیشن کا ہے خواہ وہ پرائمری، سیکنڈری، انٹر میڈیٹ یا یونیورسٹی level کا ہو۔ اگر یونیورسٹیوں میں کوئی لاقانونیت ہو رہی ہے تو اس کا نوٹس لینا ہمارا فرض اور حق ہے اور ہمیں اس کا نوٹس لینا چاہئے۔ پورے ایک سال سے ایک ایسی یونیورسٹی میں لاقانونیت ہو رہی ہے، ایک ایسی یونیورسٹی میں طالبعلموں پر سختی ہو رہی ہے، طالبعلموں کو باہر نکالا جا رہا ہے جو یونیورسٹی international level پر ہمارا مان ہے اور پروفیشنل یونیورسٹی ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ جس پروفیشنل ایجوکیشن یونیورسٹی میں اس طرح کا سلسلہ ہو وہاں پر professional students کیا تعلیم حاصل کریں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کون سی یونیورسٹی؟

جناب جاوید حسن گجر: جناب سپیکر! میں ابھی بتاتا ہوں کیونکہ میں نے پہلے بتا دیا تو شور مچ جائے گا اس لئے میں یہ چاہوں گا کہ اس وائس چانسلر کے خلاف فوری action لیا جائے اور اس وائس چانسلر کو Show Cause Notice دے کر اس کو چیف منسٹر صاحب کے سامنے پیش کریں جس نے 165 طالبعلموں کو at a time نکالا۔ چودھری عبدالغفور صاحب آپ جذباتی ہو جاتے ہیں اور یہ سننے والی بات ہے کہ ایک پروفیسر جو کہ ان کی مخالف برادری سے تعلق رکھتا ہے اس کو پروموشن نہ دینے کی غرض سے باقی دوسرے پروفیسر کو بھی نکال دیا گیا تاکہ اس کو پروموشن نہ مل سکے۔ اس میں جو کرپشن کی گئی ہے Voice of Pakistan کے نام سے ایک Website ہے 165 طالبعلم جن کو انہوں نے نکالا اس کی website پر لسٹ موجود ہے اور آپ دیکھ سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب نام بھی لے لیں۔

جناب جاوید حسن گجر: جناب سپیکر! وہ ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد ہے اور ڈاکٹر رانا اقرار صاحب اس کے وائس چانسلر ہیں۔ اس حوالے سے میں کہوں گا کہ پچھلے دنوں Express News اور پریس میں یہ دکھایا گیا کہ اس یونیورسٹی کے ہاسٹل وارڈن پر الزامات لگے ہیں کہ انہوں نے لیڈیز کے معاملے میں کرپشن کی ہے وہ بھی indirectly وائس چانسلر پر آتی تھی لیکن وائس چانسلر ڈاکٹر اقرار خان نے اس کو بھی cover کر دیا اور اس کے علاوہ بھی اس کے خلاف بہت سے کرپشن کے الزامات ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ میری بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بات ایک ایجنڈے کے تحت ہو رہی ہے اور یہ قطعی طور پر غلط اور بے بنیاد ہے۔ انہوں نے جن واقعات کا ذکر کیا ہے ان واقعات کی باقاعدہ appropriate level پر انکوائری ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل بے بنیاد بات ہے اور انہیں ایوان میں کرتے وقت بھی اسے دیکھنا اور سوچنا چاہئے تھا۔ ایگریکلچر یونیورسٹی دنیا کی بہترین یونیورسٹی ہے اور پچھلے تین سالوں میں آپ اس کی upgrading دیکھیں کہ وہ کہاں سے کہاں گئی ہے؟ وہاں پر لوگوں کو بہترین تعلیم دی جاتی ہے اور وہاں کے کچھ عناصر کے متعلق شکایت موصول ہوئی ہے اور اس مسئلہ کو sort out کر دیا گیا ہے۔ اب یہ رام کہانی بالکل ایک پراپیگنڈا ہے جو کہ لوگ مذموم مقاصد کے تحت کر رہے ہیں اگر محترم گجر صاحب کو کوئی شکایت ہے تو یہ لکھ کر لائیں۔ ان کے ایک ایک پوائنٹ کا with facts and figures جواب دیا جائے گا اور یہ اس طرح سے پوائنٹ آف آرڈر پر کرنے والی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب جاوید حسن گجر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایک منٹ تشریف رکھیں جب انہوں نے آپ کو یہ کہہ دیا ہے کہ آپ لکھ کر لائیں تو آپ کے ہر پوائنٹ کا جواب دیا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز حزب اختلاف کے ممبران کھڑے ہو کر احتجاج کرنے لگے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راناصاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کتنے شرم کی بات ہے کہ یہ لوگ خود اپنے عزیزوں کے پراپیگنڈا سے متاثر ہو کر یہاں پر یہ بات کر رہے ہیں اور مجھے یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ان کا عزیز ہے لیکن جب وہ ایگریکلچر یونیورسٹی کا وائس چانسلر select ہوا تو اس وقت ہماری گورنمنٹ نہیں تھی۔ یہ لوگ ریکارڈ کو دیکھ لیں اور یہ facts and figures سے بات کریں جب میں نے یہ بات کی ہے کہ آپ ایک ایک چیز لکھ کر لائیں تو جب اس کا آپ کو جواب دیا جائے گا تو آپ خود اپنے پراپیگنڈا پر شرم محسوس کریں گے۔

جناب جاوید حسن گجر: جناب سپیکر! باہر جلوس کے حوالے سے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی تو اس کا ابھی تک کچھ پتا نہیں۔۔۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! آپ نے ہماری ایک کمیٹی بنائی تھی باہر اپیکا کے لوگوں کا جلوس آیا ہوا تھا تو اس سلسلے میں، میں نے بھی راناصاحب سے بات کی تھی تو انہوں نے ایک کمیٹی بنائی تھی جس میں ہمارے اریگیشن کے منسٹر جناب ملک احمد علی اولکھ صاحب اور ایجوکیشن منسٹر صاحب تھے۔ میں بھی ان کے ساتھ گیا تھا اور ان کے ساتھ ان کی meeting بھی کروادی تھی تو وہ معاملہ طے ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں نے بہت ضروری دو باتیں کرنی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ادھر سے تو آپ ایک کہہ رہی تھی۔ چلیں! بات کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے تو کافی عرصہ سے پوائنٹ آف آرڈر بھی نہیں ملتا اور چپ کا روزہ رکھوادیا گیا ہے۔ آپ بے شک گزشتہ کارروائی نکال کر دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! آپ بات کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے تو بولنے ہی نہیں دیا گیا اور میں ڈرتے ڈرتے عرض کر رہی ہوں کہ آپ کو برا بھی نہ لگے اور میرا مقصد بھی حل ہو جائے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے تحت وزارتیں صوبوں کو منتقل ہو رہی ہیں جس میں Women Ministry کے under آنے والے Crisis Centres بھی صوبوں کو منتقل کئے جا رہے ہیں۔ میری humble request ہے کہ اگر وزیر قانون صاحب متوجہ ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! ذرا آپ سے بات کرنا چاہ رہی ہیں آپ ان کی بات سنیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میری humble request ہے کہ ہم ان Crisis Centres کا دارالامان سے موازنہ نہیں کر سکتے۔ لاہور کے پہلے Crisis Centre کی میں چیئر پرسن تھی اور ہم نے اسے بڑے ہی اچھے انداز سے بنایا تھا۔ جس میں ان کو legal aid, medical aid، ان کی counseling، ان کا temporary stay اور اس کے علاوہ ان کو ان کے گھر والوں کے ساتھ بٹھا کر ان کے معاملات طے کروانا اور ہم ان کے لئے بڑی محنت کرتے تھے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ خواتین کا حق ہے کہ ایک عورت جب گھر سے نکال دی جاتی ہے اور اس کے بعد کوئی گھر نہیں بچتا جہاں پر وہ رات پناہ لے سکے اس کے ساتھ میں ایک اور بات بھی کرنا چاہتی ہوں کہ اس وقت گورنمنٹ نے آشیانہ سکیم بھی بنائی ہے اور لوگوں کو مکان دینے کی بات ہو رہی ہے۔ میری اس حوالے سے پھر humble request ہے، میں مانتی ہوں کہ بہت ساری کچی آبادیوں میں لوگوں کے پاس مالکانہ حقوق نہیں ہوں گے ایسی ہی ایک آبادی جیون ہانہ میں بھی ہے اور وہاں پر ایل ڈی اے اس کو مسمار کر رہا ہے اور اس کی plea کیا لی گئی ہے کہ ان کے آگے جو سڑک ہے اس کو چوڑا کیا جا رہا ہے۔ میری استدعا یہ ہے کہ اس وقت ان کی عورتیں اور بچے سڑک پر بیٹھے ہوئے ہیں، میں کل تصویریں بھی لے کر آئی تھی اور میں آپ کو دکھانا چاہتی تھی کہ وہاں پر اس وقت بجلی ہے پانی ہے اور نہ ہی گیس ہے اور ان میں بیمار عورتیں اور بزرگ ہیں۔ ان کے گھر گرا دیئے گئے ہیں جبکہ وہ وہاں پر 110 سال سے رہائش پذیر تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب والا! آخر میں بسلسلہ نصیحت ایک شعر عرض ہے:

خیالِ حلقہ زنجیر سے عدالت کھینچ
عذاب بارِ نفس ہے تو پھر ندامت کھینچ

ہوائے حرص و ہوس سے نکل کر دیکھ ذرا
ضمیرِ رشتہ احساس سے ملامت کھینچ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، رانا صاحب!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے حکومت پنجاب کو دو گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو پرسوں دِن دہاڑے دوپہر دو بجے میرے حلقہ میں سلانوالی شہر آتا ہے وہاں پر ایک زرگر حاجی غلام رسول صاحب کا قتل ہوا ہے۔ دن دہاڑے وہاں پر ڈاکو آئے ہیں انہوں نے 80 لاکھ روپے کے ان سے زیورات چھینے ہیں اور ایک بزرگ آدمی کو وہاں پر قتل کر دیا ہے۔ ان کی دکان سے ملحقہ تھانہ ہے اس کے باوجود ابھی تک پولیس کی طرف سے کوئی پیشرفت نہیں ہوئی ہے۔ میری آپ کی وساطت سے حکومت پنجاب سے یہ گزارش ہے کہ وزیر قانون اور وزیراعلیٰ اس کا فوری طور پر نوٹس لیں اور ان قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ میرے حلقہ کے لوگوں میں غم وغصہ کی ایک لہر دوڑی ہوئی ہے، لوگ اس سلسلے میں پریشان ہیں کیونکہ آئے دن وہاں پر ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔

آپ کی وساطت سے حکومت پنجاب سے میری دوسری گزارش یہ ہے کہ محکمہ معدنیات کا revenue کم از کم 2۔ارب روپے حکومت پنجاب کو سرگودھا سے وصول ہوتا ہے اور وہاں پر وقتاً فوقتاً explosive جو کہ controlled explosive ہے وہاں کے DCO کی وساطت سے magazines کو سپلائی کیا جاتا ہے اور وہ معدنیات کے ٹھیکیداروں کو دیتے ہیں جو کہ پچھلے کئی مہینوں سے بند ہے۔ اس کی وجہ سے وہاں کی crushing industry بند ہو رہی ہے اور پہاڑوں کے مزدور بے روزگار ہو رہے ہیں۔ میری پنجاب حکومت سے یہ گزارش ہے کہ فوری طور پر وہاں پر explosive شروع کرایا جائے اور DCO سرگودھا کو ہدایت جاری کی جائے کہ وہ explosive control کو فوری طور پر ensure کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، چودھری عبدالغفور صاحب!

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! میرے پوائنٹ آف آرڈر کا جواب نہیں آیا۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی آپ کو موقع دیا جاتا ہے۔

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور): بہت شکریہ۔جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کو appreciate کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے جس طرح سے ایوان کو conduct کیا، جس طرح سے آپ Business چلا رہے ہیں اور Law Minister particularly کی جس طرح سے performance ہے میں اس کو بھی appreciate کرنا چاہتا ہوں۔اس کے ساتھ ہی میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پاکستان کی جو فضا بنی ہوئی ہے، جس طرح سے سازشوں نے اس ملک کو گھیرا ہوا ہے، اغیار نے پنجے جمائے ہوئے ہیں، سازشی لوگ اسلام کے against اور ہمارے ملک پاکستان کے against ہیں۔پوری دنیا میں دیکھیں اگر کہیں بھی خون بہایا جارہا ہے تو صرف مسلمان کا خون بہایا جا رہا ہے I think this is the proper time کہ ہم اپنے اداروں کو مضبوط کرنے کی بات کریں اور sometime جب کہیں سے یہ بات نکلتی ہے، خود تو یہ لوگ گند اور corruption میں involved ہوں بلکہ corruption کی فیکٹریاں بنی ہوئی ہیں جیسے یہ ملک بنا ہی صرف اِن کے لئے تھا اور پھر اداروں پر ایک ایسی بات ہوتی ہے، ایک تہمت لگائی جاتی ہے اور کبھی کسی ادارے کے ساتھ بیٹھ کر دوسرے پر کیچڑ اُچھالا جاتا ہے، as a political worker میں on the floor یہ کہنا چاہتا ہوں کہ فوج اور یہ ادارہ ہمارے ملک کا ایک معتبر ادارہ ہے، اس ملک کی ایجنسیاں ہمارے ملک کی معتبر ایجنسیاں ہیں۔ ہم نے جو بات کی ہے یا میری قیادت کی طرف سے جو بات آئی ہے۔ ہم نے ان جنرلوں کے بارے میں بات کی ہے جنہوں نے اس ملک کے آئین اور قانون کو توڑ کر اس ملک کے اندر ایک عذاب کھڑا کیا، جنہوں نے اس ملک کے اندر suicide attacks، bomb blasts اور drone attacks کو introduce کرایا۔ ہمیں اپنے اداروں سے، اپنے جنرلوں سے محبت ہے لیکن ہمیں نفرت ہے ان جنرلوں سے جو کبھی پرویز مشرف کی صورت میں، کبھی یحییٰ خان اور ایوب خان کی صورت میں اس ملک میں gunpoint پر قابض ہوتے ہیں۔۔۔

محترمہ سیمل کامران: کبھی جنرل جیلانی کی صورت میں۔۔۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: کبھی ضیاء الحق کی صورت میں۔۔۔

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور): جی، میں نام لیتا ہوں اس کا بھی، ہمیں محبت ہے اپنے اداروں سے، میں کہتا ہوں کہ وہ جنرل جنہوں نے آئین توڑا، جس طرح میرے قائد نے کہا کہ ان کے ہاتھ توڑنے کی بجائے آئین کے آرٹیکل 6 کے تحت انہیں پھانسی ہونی چاہئے۔ ہمیں آج پاکستان کے اندر اچھے

فوجی اور اچھا ادارہ چاہئے۔ ہمیں میجر شبیر شریف (شہید) کی ضرورت ہے، میجر عزیز بھٹی (شہید) کی ضرورت ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: کبھی ضیاء الحق کی ضرورت ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

وزیر خوراک (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! ہم ان اداروں سے پیار کرتے ہیں اور وہ لوگ جن کا فوج کے ساتھ ان کا جو conduct رہا، جو behaviour رہا آج وہ لوگ بڑے سگے بنتے ہیں کہ ہمیں محبت ہے اپنے ان اداروں سے۔ ہمیں نفرت ہے ان جنرلوں سے کہ جن کے ساتھ بیٹھ کر کوئی سازش کرتا ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز جمعۃ المبارک مورخہ 24۔ جون 2011 صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ کل سپلیمنٹری بجٹ پر بحث ہو گی جو معزز ممبران اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنا نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیں۔ پچھلی لسٹ میں سے جن کے نام رہ گئے تھے ان کو کل priority دی جائے گی۔ بہت شکریہ